یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تجدید شت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجلہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین بحصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات کو نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

اخبار اہلحدیث امرتسر

عمل و رزق آن ہر کلام بالمعد معظم در دین بپس حدیث مصطفیٰ ...

مجتہدوں مصطفیٰ ... قبول حدیث کی ہے دیوانہ وار نج

نمبر ۵۴ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ ہے

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ

عام خریداران سے ۔۔۔ ہے

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۳ پنس

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۱۵ء عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

قادیانی مشن (ضلع فیروزپور میں مباحثہ) ۔۔۔ ۱

محمودی اور پیغامی پارٹی میں چپقلش ۔۔۔ ۳

ایک قادیانی سوال کا جواب ۔۔۔ ۳

فتاوائے نظامیہ ۔۔۔ ۴

مباحثہ جبلپور پر شہادت ۔۔۔ ۶

مولوی رحمت بابا جی ۔۔۔ ۷

مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم کا انعامی اشتہار ۔۔۔ ۷

دو حدیثوں کا دفع تعارض ۔۔۔ ۸

علمائے رائخین سے چند سوال کے جواب ۔۔۔ ۹

آریوں کا رسالہ مباحثہ جبل پور ۔۔۔ ۱۰

فتاوے ۔۔۔ ۱۲

متفرقات ۔۔۔ ۱۳

انتخاب الاخبار ۔۔۔ ۱۴

اشتہارات ۔۔۔ ۱۵

۔۔۔ ۱۶

قادیانی مشن

ضلع فیروزپور میں مباحثہ

ضلع فیروزپور کی تحصیل فاضلکا میں ایک قوم بودلہ بستی ہے جو بڑی شریف اور معزز قوم ہے اُن کے بہت سے گاؤں میں ایک بڑا گاؤں سرانواں ہے۔ اس قوم کا ایک نوجوان اکبر علی بعد تعلیم وکیل بنکر فیروز میں کام کرتا ہے یہ شخص مرزائی (قادیانی) مذہب کا پیرو ہو گیا۔ اس کے علاوہ اسی گاؤں میں ایک مرس ہے جس کا نام الٰہ بخش ہے وہ بھی مرزائی ہے ایکدو آدمی اور بھی ہونگے۔ دیہاتی آبادی عموماً بے علم ہو۔ اکبر علی جب کبھی اپنے گاؤں میں جاتا تو لوگوں کو مرزائی مذہب کی دعوت دیتا۔ اُس موضع میں اور اس کے اردگرد بھی بعض علماء ہیں جو مذہبی علوم سے اچھے واقف ہیں۔ چونکہ مباحثہ لودہانہ کے بعد خاکسار کا لقب **فاتح قادیان** مشہور ہو گیا اس لئے سب کی نگاہ اسی عاجز پر پڑتی۔ میں نے پہنچکر میدان کا رنگ دیکھا تو کہدیا کہ یہ لوگ مباحثہ نکر ینگے کیونکہ ان میں روح نہیں گو یہ تعداد میں بہت سے نظر آتے ہیں مگر درحصل یہ بے روح جسم ہیں اس لئے یہ لوگ مجھ سے مباحثہ نہ کرینگے۔ دو روز تک آئیں بائیں کرتے رہے کبھی کہیں حضرت مسیح مر گئے کبھی کچھ کبھی کچھ آخر میں نے مذاق سے کہا دونوں مر گئے۔ انہوں نے سمجھا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہوئے میر یعقوب علی ایڈیٹر الحکم دوڑتا ہوا میری طرف آیا کہ لکھدیجئے مسیح مر گئے۔ میں نے مذاق سے لکھدیا۔ وہ مسیح موعود آیا ہوا مر گیا!! پھر تالیاں بجانے لگے۔ مفتی صادق سے تو رہا نہ گیا اُٹھکر بڑے زور سے تزہمک کہ مولوی صاحب مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود مان گئے۔ حالانکہ اس میں ایک اشا

اطلاع - پریس کے نئے انتظام کے سبب ۲۰-۲۷ اگست کا پرچہ وقت پر نہ چھپ سکا ۳ ستمبر کے پرچے کے ساتھ گذشتہ ہفتہ جمع کرکے بھیجا گیا۔ (۱۲ مالیف)

AsliAhleSunnet.com

تھا اُس مرنے والے نے جو اشتہار دیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا تم دیکھ لو جو مر گیا وہ کیا ہوا۔ باقی رہا اُس کو مسیح موعود لکھنا سو اس کی وجہ یہ ہے کہ مسیح موعود دو ہیں ایک حضرت عیسےٰ دوسرا دجال۔ بقاعدہ علم بیان دیکھنا یہ چاہیئے کہ متکلم کا منشا معلوم ہو کہ اُس نے اس لفظ سے کیا مراد رکھی ہے۔ سو اس کی پہچان کا آسان طریق یہ ہے کہ اُس کا مذہب اور عندیہ معلوم کر لیا جائے۔ کہ وہ مرزا صاحب کا معتقد ہے یا مخالف [illegible] ہوگا وہی معنے اس لفظ مسیح موعود کے لئے جائینگے۔ یہ مسئلہ علم بلاغت کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔

اس بحث میں ایک بات عجیب تھی کہ مرزائی کیمپ میں ایسی بے چینی نظر آتی تھی کہ کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ کبھی کوئی اُٹھتا کبھی کوئی۔ غرض ہر ایک ہی ڈفری بجاتا اور اپنا گیت گاتا۔ کبھی منشی قاسم علی کو امیر بنانے کبھی مفتی محمد صادق کا نام لیتے غرض عجب پریشانی کا نظارہ تھا جس کا نقشہ قرآن شریف میں ہے تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتی مباحثہ میں کیا ہوا اس کا ثبوت مندرجہ ذیل مضمون میں ملتا ہے۔

سچی شہادت ہمارے علاقہ میں چند دنوں سے مرزائی مذہب کا چرچا ہوا جس سے مسلمانوں میں آئے دن جھگڑا فساد ہونے لگے تو ہم لوگوں نے چاہا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرایا جاوے۔ گو اس نواح میں بفضلہ تعالیٰ علماء بہت ہیں۔ مگر بحکم ہر کارے و ہر مردے ہماری نگاہ مولانا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب فاتح قادیان پر پڑی۔ خط و خطوط سے فیصلہ ہوا تو ایک عالم صاحب کو امرتسر بھیجا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ مولانا موصوف ۲۸۔ اگست کو تشریف لائے۔ فریق مرزائی کی طرف سے بھی بہت سے علماء آئے تھے منجملہ جن کے نام یاد ہیں یہ ہیں۔ مولوی [illegible] ور شاہ۔ مولوی محمد اسحٰق۔ مولوی اسمٰعیل۔ منشی قاسم علی۔ میر محبوب علی۔ مفتی محمد صادق۔ اکبر علی وکیل فیروز پور۔ محمد صادق تھانہ دار ملوٹ تحصیل فاضلکا وغیرہ و نزدیک کے لوگ بکثرت جمع ہو گئے۔ جن میں دیہاتی زیادہ تھے۔ ہم حیران تھے کہ اتنے بڑے مولوی صاحب ہیں مگر مولانا کے سامنے بات کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اُس وقت ہم نے سمجھا کہ مرزائی مذہب ہی کمزور ہے یا مولانا واقعی شیر پنجاب اور فاتح قادیان ہیں۔ دو روز تک مقابلہ ہوتا رہا مگر ادہر ادہر کی فضول باتوں میں مرزائیوں نے وقت کھویا۔ اسی پر اڑے رہے کہ حیات و وفات حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر بحث ہوگی۔ یہ بھی کہا کہ یہ زہر کا پیالہ ہے جو مولوی ثناء اللہ کو پینا ہوگا۔ حافظ عبید اللہ صاحب نے جو صدر جلسہ تجویز ہوئے تھے کہا یہ کام مولوی ثناء اللہ کے بائیں ہاتھ کی چٹکی ہے۔ جب مرزائیوں نے اس پر بہت ہی زور دیا تو مولانا صاحب نے ایک موزون تمہید بیان کر کے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ سے دکھا دیا کہ مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں اس پر فریق مرزائی بہت شرمندہ ہوا۔ کبھی کہتے جو لوگ صدر جلسہ بنائے جاویں وہ ہمکو فساد نہ ہونے کی ذمہ داری لکھدیں۔ مولانا صاحب نے اسکا جواب دیا کہ فساد تو ہمارے بولنے سے ہوگا اس لئے ہم مناظرہ کنندے اقرار نامہ لکھدیں کہ ہم کوئی لفظ دل آزار نہیں بولیں گے۔ اگر بولینگے تو سو روپے جرمانہ دینگے اور جھوٹے سمجھے جاویں گے مگر مرزائیوں نے اس کو نہ مانا آخر صدر جلسہ نے ذمہ واری بھی دیدی۔ پھر اور شرطوں پر کچھ وقت پر جھگڑتے رہے۔ آخر مولانا موصوف نے کہا جتنا وقت تم چاہو لیلو اور جتنا چاہو ہمکو دو۔ مگر بات چیت شروع کرو۔ ہم حیران تھے کہ مولانا شیر پنجاب کے نام کا اثر ہے فرمایا چاہے ان کی ساری باتیں مان لو تب بھی یہ لوگ مجھ سے مباحثہ نہ کرینگے۔

جب ساری باتیں مان لیں تو ہم اور سب لوگ مباحثہ سننے گئے۔ مرزائیوں نے ایک شرط یوں لکھکر بھیجی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سوال یوں کرینگے کہ مرزا صاحب مہدی تھے یا مسیح۔ یا دونوں یا دونوں سے غیر مولانا صاحب نے فرمایا سوال ہمارا ہوگا اس لئے الفاظ بھی ہمارے ہونگے تمہیں اس میں کوئی حق نہیں کہ ہمارے سوال کے لئے الفاظ تجویز کرو۔ اس شرط کو یوں بدلا کے مولوی ثناء اللہ مرزا صاحب کی مسیحیت پر سوال کرینگے

پس مرزائی جو بہانہ ڈھونڈتے تھے انہوں نے وہ کا عذر رکھ لیا اور اسی پر بضد ہو گئے کہ ہم تو یہہ نہیں مانیں گے۔ تمام لوگ سمجھ گئے کہ گیدڑ شیر سے ڈرتے ہیں۔ ہم تعجب کرتے ہیں کہ بات یہاں پر آکر رک گئی۔ جب مرزائیوں نے کسی طرح نہ مانا تو مولانا صاحب نے وعظ فرمایا۔ وعظ میں مرزا صاحب کے دعوے اور ثبوت لیکے دکھائے کہ سبحان اللہ سب لوگوں کو تسکین ہو گئی۔ جو لوگ کسی قسم کے شکوک رکھتے تھے سب صاف ہو گئے۔ سب لوگ خدا کا شکر کرتے اور مولانا شیر پنجاب فاتح قادیان کو دعائیں دیتے ہوئے گھروں کو خوشی خوشی واپس ہوئے الحمد للہ۔

(مولوی) ابو الحسن محمد محرم الدین عفی عنہ صدر جلسہ
(مولوی) خیر الدین احمد سرسوی عفی عنہ
راجی خاکسار محمد عبد الفتاح قبرالوی عفی عنہ
(مولوی) محمد عبد العزیز عفی عنہ سرانوی
پیر نظام الدین نمبردار کٹا نواں (القلم عطا اللہ پیر [illegible])
سردار علی شاہ ذیلدار سرانوان
حاجی شہاب الدین نمبردار ٹوپ شہر تحصیل سرسہ
غوث محمد ساکن چندر کلاں مقیم حال [illegible]
صادق محمد ولد غوث محمد بودلہ
کمترین محمد حنیف ساکن قبر والہ (زمیندار)
عاجز بارک اللہ بودلہ ساکن سرانواں (زمیندار)

قابل توجہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع فیروز پور

مباحثہ سرانواں میں محمد صادق تھانہ دار تھانہ ملوٹ ضلع فیروز پور شریک تھا۔ چونکہ وہ مرزا صاحب قادیانی کا پیرو ہے اس لئے وہ بجائے سرکاری خدمت کے فریق ثانی کی خدمت کرتا رہا۔ خدمت سے مراد کھانے پینے کی نہیں بلکہ اُن کی طرف سے ہمارے ساتھ جھگڑتا ہمارے لوگوں پر دباؤ ڈالتا یہاں تک اُن کا جھنڈا [illegible]

AsliAhleSunnet.com

کر صاف لفظوں میں کہتا کہ ہم احقاق حق کیلئے گئے ہیں - ایک دفعہ بھرے جلسہ میں اُن کی طرف سے شرطیں طے کرنے پر تقریر کرنے لگا اُن کے مولویوں پر پھبتی لگا کر نوکروں کی طرح کھڑا رہتا اُس کے ایسا کرنے سے ہمارے حقوق پر بہت بُرا اثر پڑتا - بلکہ بعض دفعہ لوگ سخت جوش میں آجاتے - حالانکہ اُس کا فرض منصبی یہ تھا کہ مجلس میں دونوں طرف سے الگ ہو کر امن عامہ کا انتظام رکھتا - بجائے انتظام کے وہ فریق ثانی کی تیزی میں ممد ہوتا - ہم نے اُس کو بارہا متنبہ کیا مگر وہ اپنی مذہبی حمایت کے جوش میں تھا اس لئے وہ ہماری نہ سنتا تھا - اُس کے ایسا کرنے سے ہماری اور ہمارے لوگوں کے فیلنگ پر ایک خاص بُرا اثر پہنچا جس کو ہم نے بڑے صبر اور تحمل سے برداشت کیا *

محمودی اور پیغامی پارٹی میں چپقلش

ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں محمودی (قادیانی) اور پیغامی (لاہوری) میں ابتداسے کئی ایک امور میں تنازع چلا آتا ہے اُن میں سے ایک کا فیصلہ بھی آج تک نہیں ہوا - بلکہ ایک قسم کا اضافہ ہوگیا کہ پہلے پہل آپس میں دل آزار اور ناشائستہ الفاظ نہیں لکھا کرتے تھے - اب یہاں تک بھی نوبت آگئی ہے - خیر ہم اس میں کیا رائے دے سکتے ہیں ع ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ہماری غرض اس نوٹ سے ایک خاص ہے -

اخبار زمیندار مورخہ ۲۶ - اگست کے ساتھ ایک ضمیمہ نکلا ہے جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی طرف سے ہے - اس میں اصل روئے سخن تو محمودی پارٹی کی طرف ہے مگر اُس کے ضمن میں ایک فقرہ ہمارے لئے - بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں کے لئے بھی ہے - ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں :-

حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کو مجدد قبول کرنا کل اہل اسلام کا فرض ہے - مجدد وقت کی تکذیب تو خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تکذیب ہے -

ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے شکر گزار ہیں کہ اُنہوں نے ہمکو مرزا صاحب کی مجددیت کی تبلیغ کی اسلئے ہم بھی بصدق دل آپ کی تبلیغ کو مانتے اور شکر گزاری کے ساتھ قبول کرتے - مگر چند وجوہ ہمکو اس کے ماننے سے مانع ہیں کیا آپ (ڈاکٹر صاحب) اُن کے رفع کرنے کے لئے کوشش کریں گے ؟ آپ کی دل سوزی اور ہمدردی سے ہمکو مایوس نہ ہونا چاہیئے کہ آپ نے جس دردِ دل سے ہمکو تبلیغ کی ہے اُسی دردِ دل سے اعلان فرماویں گے کہ جس کسی مسلمان کو مرزا صاحب کی مجددیت کے متعلق کسی قسم کا شک ہو وہ رفع کرالے تو ہم اپنی گفتگو یا بالفاظ دیگر اعتراض بالمواجہ پیش کرنے کو بھی آپکے سامنے حاضر ہو سکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ شک یا اعتراض کا اختیار سائل کو ہوگا - مجیب کو جواب دینے کے سوا تعیین سوال کا حق نہیں ہوگا *

ایک قادیانی سوال کا جواب

امرتسر کے ایک مولوی صاحب کا ایک لڑکا اپنے کسی رشتہ دار کے بہکانے سے قادیان جا پہنچا جب وہ آیا تو مولوی صاحب موصوف نے اُس کو دفتر اہلحدیث میں بھیجا کہ اس کو سمجھاؤ - سمجھایا گیا - قائل ہوا - یہاں تک اُس نے اقرار کیا کہ میں قادیان سے اسباب لاکر اب یہاں ہی پڑھونگا - قادیان اسباب لانے گیا تو وہاں اُس کے ذکر کرنے پر ایڈیٹر الفضل نے بذریعہ اخبار ایک چھٹی اُس کی طرف سے لکھ ماری - چونکہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ وہ چھٹی اُس لڑکے کی لکھی ہوئی نہیں اس لئے ہم اُسکو مخاطب نہیں کرتے بلکہ اُس چھٹی کے اصلی راقم کو مخاطب کرتے ہیں پس وہ سُنے :-

اب ہمارا تمہارا معاملہ اس حد سے بڑھ گیا ہے کہ کوئی جانب مستور بن سکے یا بننے کی اُس کو حاجت ہو -

مذکورہ چھٹی میں ایک سوال ہمارے متعلق چھپا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

آپ (مولوی ثناء اللہ) نے فرمایا کہ مامور کی صداقت کا یہ نشان ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولے نہ لکھے اور میں مرزا صاحب (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی کتابوں سے اُن کے جھوٹ دکھا سکتا ہوں - اور غالباً کچھ انعام بھی مقرر کیا - سو بہت مہربانی ہوگی اگر آپ ایسے مقامات کے حوالے رقم فرماویں - آپ نے ایک اور بات پر بھی پانچ سو انعام دینے کا دعویٰ کیا تھا جو مجھے یاد نہیں رہی - مولوی صاحب اگر دعوے میں سچے ہیں تو بذریعہ اخبار اس کا اعلان کریں * (الفضل ۲۴ اگست ۱۵ء)

اہلحدیث :- ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کی زبان کذب سے محفوظ نہ تھی - آپ اس کی مثال سننا چاہتے ہیں تو سنیں -

مرزا صاحب نے رسالہ اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں :-

تیرا (ثناء اللہ کا) مُردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے (صفحہ ۲۳)

میرا دعویٰ ہے کہ اس میں مرزا صاحب نے دو جھوٹ بولے ہیں - اگر سچے ہو تو امرتسر آکر کسی دوست دشمن کی شہادت سے ثابت کردو کہ یہ میرے گزارہ کی نسبت جو مرزا صاحب نے دعوے کیا ہے صحیح ہے ؟ دیکھو ایسا نہ ہو کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے (بقول مرزا صاحب) کئی ایک جھوٹوں کے مرتکب ہو (حقیقۃ الوحی)

دوسری مثال سنو جس کے لئے پانسو روپیہ کا اشتہار میں نے دیا تھا سنو ! اگر کچھ ہمت رکھتے ہو تو مرد میدان بنکر سامنے آؤ اور مبلغ پانسو اب بھی پاؤ تاکہ لودہانہ کے تین سو سے زیادہ بلکہ ہمیشہ کے لئے سُرخرو ہو جاؤ - مرزا صاحب کے کذب کی دوسری مثال سُنو !

مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں مدت سے چھپکر شائع ہو چکی ہے دیکھو وہ کس دلیری سے

(۱۷۸)

AsliAhleSunnet.com

لکھتے ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا (از اشتہار انعامی پانسو روپیہ صفحہ)

سو مت یہ دو مثالیں تو محفوظ رکھکر جواب دو اور انعام پانسو حاصل کرو پھر اور بھی تبلا دینگے - زیادہ بحث کی بات نہیں صرف اتنا کام ہے کہ مرزا صاحب کی تحریر اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب دونوں ہاتھ میں رکھکر مقابلہ کی جاویں - اگر انکی مطابقت ہو جائے تو ہم انعام دینے کا وعدہ کرتے ہیں منصف کی ضرورت ہو تو ہم ماننے کو تیار ہیں - غرض ساری باتیں لودیانہ کی طرح ہونگی -

دیکھئے اب الفضل کا مستور راقم پردہ اخفا سے نکلتا ہے یا نہیں ! +

فتاویٰ نظامیہ

غریب اہلحدیثوں پر نظر عنایت

حیدرآباد دکن کے مدرسہ نظامیہ سے جو فتوے دیئے جاتے ہیں اُن کا مجموعہ جلد اول فتاوی نظامیہ ہماری نظر سے بھی گزرا - اس مجموعہ فتاوے میں جو جو علمی مضامین ہیں اُن سب کا ذکر نہ تو ضروری ہے نہ اُس کی گنجائش - ہاں خاص جماعت اہلحدیث کے حال پر جو نظر عنایات مفتی صاحبان نے فرمائی ہیں - اُن کا کسی قدر ذکر ہمارے موضوع میں داخل ہے -

اس جلد میں غریب اہلحدیثوں کا کئی ایک جگہ ذکر ملتا ہے جو عجیب پیرائے اور غریب علمی استدلالات کا مظہر ہے مگر ہم اس مضمون میں اُن میں سے ایک فتوے کا ذکر کرتے ہیں - باقی حسب ضرورت آئندہ انشاء اللہ -

اس مجموعہ میں فقہی کتابوں کی طرح کتاب کتاب اور باب باب مقرر کئے ہیں سب سے اخیر کتاب الجہاد ہے !

ہمارے ناظرین اس نام سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کتاب میں جہاد کے مسائل درج ہونگے مگر چونکہ مسلمانوں میں عرصہ سے یہ کام (جہاد) متروک ہے اس لئے ہمارے مفتی صاحب کو یہ بھی احساس نہ ہا کہ کتاب الجہاد میں کون سا مسئلہ درج ہونے کے قابل ہے - درج کیا تو یہ کہ غیر مقلدین اہل سنت نہیں چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں :-

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فرقہ غیر مقلدین مسمٰے بہ عامل بالحدیث یا اہل حدیث سنی مذہب میں داخل ہیں یا خارج سوائے اہل سنت وجماعت کے بہتر فرقوں میں سے کسی فرقہ کا نام سُنی ہو سکتا کیا - فرقہ عامل بالحدیث یعنی وہابیین اپنے سُنی ہونے کا جو دعوے کرتے ہیں حق ہے یا باطل - مذکورہ بالا فرقہ کی بنا کب سے ہے مذکورہ بالا فرقہ نو پیدا کے پیشتر جنھوں نے مساجد بنائے ہیں اُن کے ارادے کیموافق یہ فرقہ والے ان مساجد میں نماز پڑھنے کے مستحق ہیں یا نہیں ! بینوا توجروا -

الجواب صحیحین کی حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ سے یہ ثابت ہے کہ ہر ایک مسلمان پر آں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اُن کے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا اور اُس کو دانتوں سے مضبوط پکڑنا واجب و لازم ہے اسی طرح ترمذی کی حدیث صحیح ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ و ید اللہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار سے ثابت ہے کہ جس مذہب پر امت کا اجماع ہو وہی مذہب حق ہے اور جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے - اور جو شخص جماعت عامہ سے خارج ہو وہ نار میں داخل ہوگا - اور ایک حدیث میں سواد اعظم کے اتباع کا حکم بھی آیا ہے جبکہ حدیث سابق الذکر سے اتباع سنت اور بعد والی حدیثوں سے جماعت عامہ یعنی سواد اعظم کے ساتھ رہنے کا حکم ثابت ہے تو اس وقت مذاہب اربعہ (یعنے حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی جنپر اجماع امت ہوگیا ہے - اور ہر ایک مذہب کے علماء نے ایک دوسرے کی حقانیت پر فتوے دیدیا ہے) کے سوا کوئی اور مذہب حق نہیں ہے اور چونکہ یہی سواد اعظم ہے اس لئے باجماع امت اس کے مجموعہ کا نام سنت وجماعت رکھا گیا - اشباہ والنظائر میں ہے :-

وما خالف الائمۃ الاربعۃ مخالف للاجماع وقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذھب مخالف الاربعۃ لانضباط مذاھبھم وکثرۃ اتباعھم

تفسیر احمدی میں ہے :- قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للاربع فلا یجوز الاتباع لمن حدث مجتھدا مخالفا لھم ؛ اور دوسری جگہ ہے -

وان نصفت ان انحصار المذاھب فی الاربعۃ واتباعھم فضل الٰھی وقبولیۃ عند اللہ تعالی لا مجال فیہ للتوجیہات والادلۃ - اور حافظ ابن حجر شافعی نے فتح المبین فی شرح الاربعین میں لکھا ہے اما فی زماننا فقال ائمتنا لا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ الشافعی ومالک وابی حنیفۃ واحمد رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین -

اور علامہ ابراہیم بن مرعی مرحی مالکی نے فتوحات وہبیہ میں لکھا ہے اما فیما بعد ذالک فلا یجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ مالک وابی حنیفۃ والشافعی واحمد لان ھؤلاء عرفت قواعد مذاھبھم واستقرت احکامھا وخدمھا تابعوھم وحرروھا فرعا فرعا وحکما حکما ...

اہلحدیث - مفتی صاحب کا فرض تھا کہ اہل سنت کی جامع مانع تعریف کرتے - چونکہ آپ مقلد تھے لازم تھا کہ کسی مجتہد کے قول سے تعریف نقل کرتے

(۷۷۷)

AsliAhleSunnet.com

پھر اُس کے مطابق جو اہل سنت میں داخل رہتا اُس کو داخل رکھتے جو خارج ہوتا اُس کو خارج کہتے ہم پوچھتے ہیں اگر یہی تعریف ہے اہل سنت کی جو مفتی صاحب نے کی ہے کہ جو مذاہب اربعہ میں سے کسی کا مقلد ہو تو مفتی صاحب مہربانی کر کے ہمیں بتلا دیں کہ مذاہب اربعہ کے امام (ابو حنیفہ۔ مالک۔ شافعی۔ احمد) رضی اللہ عنہم خود اہل سنت نہ ہوئے کیونکہ وہ خود تو مقلد نہ تھے۔ مقلد اور مجتہد میں حیثیت کیا باعتبار شخصیت اور کیا بلحاظ مراتب سب کے نزدیک مسلم ہے۔ پھر تبلائیے مجتہدین جب اہل سنت نہ ہوئے تو غیر مقلدوں کو اہل سنت سے خارج ہونے میں کیا نقصان لازم آئیگا۔

دوم۔ مفتی صاحب کا کمال دیکھئے کہ اہلحدیث کے معنے میں لکھتے ہیں ”وہ جس مذہب پر امت کا اجماع ہو وہی مذہب حق ہے“ چونکہ اجماع امت کسی مذہب پر آج تک سوائے مذہب اہلحدیث کے نہیں ہوا (جس کا ذکر آگے آتا ہے) اسلئے مفتی صاحب نے بڑی دلیری سے اجماع کو بدل کر یوں لکھا کہ ”بعد دلالت حدیثوں سے جماعت عام یعنی سواد اعظم کے ساتھ رہنے کا حکم ثابت ہے“ ہم حیران ہیں کہاں اجماع اور کہاں سواد اعظم۔ سواد اعظم اگر کچھ چیز ہے تو بمعنے جمہور ہے۔ جمہور اور اجماع میں فرق بیّن ہے۔ اجماع اگر کوئی شرعی دلیل ہے تو ہو مگر جمہور تو شرعی دلیل نہیں۔ جمہور کی اس سے زیادہ کیا وقعت ہوگی کہ بہت سے مسائل میں امام ابوحنیفہ صاحب جمہور کے مخالف ہیں۔ سنئے:۔

”وتر کو لئے واجب کہنے میں امام صاحب منفرد ہیں یہاں تک کہ اُن کے شاگرد بھی اُن سے الگ ہیں۔ قضاء قاضی کا نفاذ ظاہراً و باطناً ہوتا ہے اس میں بھی امام صاحب جمہور کے مخالف ہیں۔ وغیرہ ذالک“

کتب اصول میں جمہور کو بمعنی اجماع کہیں بھی نہیں لکھا۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مفتی صاحب کی دلیل میں حد اوسط کیسے متحقق ہوگی۔

ہاں مفتی صاحب نے ایک اور کمال علمی دکھایا کہ چند مصنفوں کے اقوال نقل کئے ہیں کہ ان مذاہب کی صحت پر اجماع ہے وغیرہ۔ مگر جناب نے اس پر توجہ نہیں فرمائی کہ ان مصنفین کا یہ قول خود اجماع ہے یا **حکایت اجماع؟** کچھ شک نہیں کہ یہ قول اجماع نہیں بلکہ حکایت اجماع ہے۔ جو حکایت اجماع ہے اس کی تصحیح کے لئے محکی عنہ کا پتہ ملنا ضروری ہے یعنی ہمکو تبلایا جائے کس زمانہ میں مجتہدین امت نے اس امر پر اجماع کیا ہے جس کا دعوے کیا جاتا ہے مفتی صاحب ہی سے یہ غلطی صادر نہیں ہوئی آج کل علم کی کمی سے عام طور پر نقل اجماع کو اجماع کہا جاتا ہے۔ جونہی کسی مصنف کے قلم سے نکلا کہ اس مسئلہ پر اجماع ہے بس اُس کو اجماع سمجھ لیا گیا۔ انا للہ۔ حالانکہ بحکم علم اصول یہ قول ایک نقل یا روایت ہے جس کا ثبوت ہونا ضروری ہے۔ جب تک حکایت اور محکی عنہ مطابق نہوں صحت کا دعوے نہیں ہو سکتا خیر یہ تو ایک علمی بات ہے جو اس کو سنبھالنے وہ جو کچھ کہے اُس کا حق ہے اب ہم یہ تبلانا چاہتے ہیں کہ اہلحدیث کے مذہب حق ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ مفتی صاحب اور اُن کے ہمخیال تصحیح کنندگان علماء غور سے سنیں۔

کچھ شک نہیں کہ ائمہ اربعہ کا وجود دوسری صدی سے ہوا ہے گو امام ابوحنیفہ صاحب ۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے تھے مگر علمی وجود اُن کا دوسری صدی میں ہوا ہے بس پچیس سال کی عمر تک تو آدمی کھیلنے کودنے اور پڑھنے میں رہتا ہے۔ جب ان ائمہ اربعہ کا وجود دوسری صدی میں ہوا تو ان سے پہلے لوگ جو فضل الامت تھے ان قیودات مذہبی سے پاک صاف ہونگے اور ضرور ہونگے پس اُس زمانہ میں اسلام کیا تھا؟ قرآن و حدیث۔ جو بعینہٖ اہلحدیث کا مذہب ہے۔ اُس کے بعد جو تعینات مذہبی پیدا ہوئے اُنہوں نے سابق اجماع کا خلاف کیا۔ لہذا یہ سب مفارق اجماع ہونے کی وجہ سے اہل سنت سے خارج ہوئے

چاہئیں۔

مفتی صاحب! یہ ہے اہل علمی طریق اور یہ ہے صحیح استدلال جس کے کسی مقدمہ پر جرح نہیں ہو سکتی۔

اور سنئے۔ اہل سنت کی تعریف آپ نے تو کسی مجتہد سے نقل نہیں کی بلکہ باوجود مقلد ہونے کے اپنی ساختہ تعریف پر اعتماد کیا۔ ہم آپ کو ایک مسلمہ مجتہد کی تعریف سناتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تبلائیے اہل سنت کون ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں

وفی المنتقی سئل ابو حنیفۃ عن مذھب اھل السنۃ والجماعۃ فقال ان تفضل الشیخین وتحب الختنین وان تری المسح علی الخفین ولصلی خلف کل بر وفاجر

(صفحہ ۹۲)

یعنی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اہل سنت وہ ہے جو حضرت ابوبکر اور عمر کو سب امت سے افضل جانے اور حضرت عثمان اور علی سے محبت رکھے۔ اور موزوں پر مسح کرے اور ہر نیک و بد کے پیچھے نماز باجماعت پڑھ لیا کرے؟

یہ ہے اہل سنت کی جامع مانع تعریف جو اُس زمانہ کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اس کے مطابق تبلائیے اہلحدیث کیا ہیں۔ اس کے ایک ایک جزء کو جانچئے کہ اہلحدیث پر صادق ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ہندوستان کے مستند حنفی عالم کا فیصلہ سنئے:۔

مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی سے سوال ہوا:۔

”مولانا سید نذیر حسین صاحب جو دہلی میں محدث ہیں اُن کو لوگ مردود اور خارج از اہل سنت جانتے ہیں“

مولانا مرحوم نے جواب میں فرمایا:۔

”بندہ کو اُن کا حال معلوم نہیں اور نہ میرے ساتھ اُن کی ملاقات ہے۔ لوگ اُن کے حال کے بیان میں مختلف ہیں۔ اگرچہ اُن کو مردود اور خارج از اہل سنت کہنا بھی سخت بیجا ہے عقائد میں سب متحد ہیں مقلد غیر مقلد۔ البتہ

(۲۷۸)

AsliAhleSunnet.com

اعمال میں مختلف ہوتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم (رشید احمد)

(فتاوےٰ رشیدیہ جلد دوم صـ۱۲)

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آج کل کے کسی مفتی صاحب کا کیا حق ہے کہ باوجود مقلد ہونے کے بغیر قول مجتہد کے فتویٰ دے۔ حالانکہ اصول کی مستند کتابوں میں لکھا ہے

اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ (مسلم الثبوت و توضیح وغیرہ)	مقلد کا اعتبار صرف اپنے امام کے قول پر ہونا چاہیئے!

اور در مختار کے دیباچہ میں بطور رسم المفتی کے لکھا ہے:۔ یفتی علی قول الامام مطلقاً ہر حال میں امام صاحب کے قول پر فتویٰ ہونا چاہیئے افسوس ہے ہمارے حنفی دوست خود تو امام ابو حنیفہ صاحب کے خلاف فتوے دیں اور مخالف امام اوروں کو بنادیں یا للعجب وضیعۃ الادب

مُباحثہ جبل پور

پر

شہادت

جبلپوری مباحثہ کی بابت یہ تو فیصلہ ہو چکا کہ مسافر نے جو تحریری مباحثہ سے انکار کیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ آئندہ کو اُسے جھوٹ بولنے اور لکھنے کا موقع مل سکے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ لطف یہ کہ فتح کی شیخی بگھارتے ہوئے اُس نے یہ بھی کہدیا تھا کہ جبل پور کے مسلمان اور منتظمان جلسہ بھی مولوی ثناء اللہ کی شکست پر ناراض تھے۔ ادھر ہمارے پرانے مہربان مولوی ابو رحمت کا مضمون حمایت آریہ و الاجب منتظمان کی نگاہ سے گزرا اُنہوں نے اصلی شہادت بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجی جو درج ذیل ہے:۔

کیا ایڈیٹر صاحب پرکاش اور آریہ گزٹ اس شہادت کو سنینگے؟

دیدہ باید (ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ہم لوگ باتفاق رائے بدستخط خود آپ کے اخبار میں درج کرانے کیلئے ذیل کا مضمون روانہ کرتے ہیں۔ امید کہ اس کو کسی گوشہ میں جگہ دیکر شکریہ کا موقع دیجئے۔

وھو ھذا!

جبل پور میں جو مباحثہ مسلمانوں اور آریوں کے مابین ہمارے انتظام سے ہوا تھا الحمد للہ۔ اُس میں اسلام کی فتح بیّن ہوئی۔ جبلپور اور گرد و نواح کے جو لوگ شریک جلسہ تھے اسلام کی فتح پر سب خوش و خرم ہیں۔ ہم نے ہر چند زور دیا کہ مباحثہ تحریری ہو مگر آریوں نے جس مصلحت سے اُسکو نہ مانا تھا وہ مصلحت اب معلوم ہوئی کہ تحریری مباحثہ میں کوئی بات بعد میں ایسی تحریر کرنے کا موقع نہ ملیگا جس میں فریق مخالف کی فتح ثابت ہو جاوے اور ناظرین کو گرفت کا موقع ملے اور ہمکو جھوٹی شیخی بگھارنے کا موقع نہ ملے۔ مولوی ابو رحمت حسن میرٹھی کا آریوں کی فتح کا اعلان کرنا مولانا ثناء اللہ صاحب کے حسد پر مبنی ہے خدا اس حسد سے ہم سب کو محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

ملا طیب عبلی عبد الرسول صاحب جبل پوری کا جو مضمون اخبار اہلحدیث ۸ شوال کے صـ۱۲ کالم دوم میں چھپا ہے ہم لوگ بھی اسی سے متفق ہیں۔ ملا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح لکھا ہے۔

مولوی ابو رحمت حسن میرٹھی کا جو مضمون اخبار آریہ سے نقل کیا گیا ہے اُس کے پڑھنے سے حسد کی بو آتی ہے جو ہر شخص سمجھ سکتا ہے اور نتیجہ نکال سکتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ان مضامین پر خاص روشنی ڈالی جائیگی۔

مولوی ابو رحمت حسن کے وہ شرمناک واقعات جو اُن سے سرزد ہوئے ہیں۔ منڈلہ سی پی کی حضرات کی تحریر سے ظاہر کئے جاوینگے جب کہ حضرت جی منڈلہ تشریف لیگئے تھے اور دوران قیام میں آپ سے ظہور پذیر ہوئے۔ حضرات منڈلہ پر روشنی ڈالیں فقط (۲۶-۰ اگست ۱۵ء)

ڈاکٹر جہانگیر خان ممبر متولی انجمن اسلامیہ جبلپور

قاضی محمد خان آنریری مجسٹریٹ

حاجی محمد سردار خان جنرل مرچنٹ منڈلہ سی پی

حافظ محمد عبد المتعال خان جنرل مرچنٹ ٭٭

سید عبد الہادی جائنٹ سکرٹری انجمن ضیاء الاسلام جبلپور۔

طیب عبلی عبد الرسول خزانچی انجمن ضیاء الاسلام

محمد عبد الجبار خان سوداگر

محمد شریف اللہ خان سوداگر

محمد حبیب اللہ خان سوداگر

خواجہ احمد خان سوداگر

محمد عبد العزیز　محرر انجمن اسلامیہ

قاضی محمد یوسف سٹور کیپر انجمن اسلامیہ جبلپور پریس

حاجی محمد حسین خان سوداگر منڈلہ

جان محمد عفی عنہ ٹھیکہ دار جنگلات

علی احمد

عبد الرزاق سوداگر

محمد ٭ پنشنر

حافظ احمد عفی عنہ

صوفی عبد الحمید شوز مرچنٹ جبلپور

عبد الجبار خان بہالدر پورہ جبل پور

سلطان خان

محمد عزیز الحسن پیش امام جامع مسجد جبلپور

محمد حسین خان لوہردرا لور

محمد گوہر خان

سلطان احمد مادگا مسجد جبل پور

قاضی سید رزاق علی ساکن دموہ

محمد عبد الحفیظ خان بھالدار پورہ جبل پور

قاضی وحید الدین انصاری مسلم پلیس جبلپور

دلدار خان سوداگر جبلپور

حافظ محمد حنیف خان پنشنر

٭ یہ نام نہیں پڑھا گیا (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

مولوی رحمت باباجی

جناب مولانا صاحب فاضل ایڈیٹر شیر اسلام دامت فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان چند سطروں کو براہ مہربانی ضرور اہلحدیث کے کسی کالم میں جگہ دیجئے اور خاکسار کو ممنون و مشکور فرمائیے۔

قریب ڈیڑھ سال کے عرصہ ہوا کہ بابا ابو رحمت صاحب میرٹھی رائے بریلی تشریف لائے تھے اور وہاں سے آپ عازم قصبہ امیٹھی ہوئے یہہ وہ وقت تھا کہ جب امیٹھی آریوں کا نہایت دور دورہ تھا اور خاکسار ریاست امیٹھی میں ملازم تھا قبل روانگی باباجی موصوف ایک دوست نے مجھے اطلاع دی کہ بابا ابو رحمت صاحب امیٹھی تشریف لیجانے والے ہیں حتی المقدور اُن کی خدمت کرنا۔ غیر باباجی بروز جمعہ قصبہ بدر میں تشریف لائے اور بعد نماز جمعہ آپ کا لیکچر بھی (آریوں کے رد میں) ہوا اور دو روز آپ کا قیام بھی رہا۔ خاکسار نے حتی الامکان آپ کی خدمت بھی کی۔ پھر وہاں سے آپ کو ہمراہ لیکر پرتاب گڈھ آیا اور جناب شیخ کفایت اللہ صاحب رئیس کے مسکن پر آپ کو ٹھیرایا۔ دوران گفتگو میں کہیں میرے منہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب و مرزا صاحب قادیانی و مباحثہ لودہانہ میں قادیانیوں کی شکست اور مولوی صاحب موصوف کی فتح کا تذکرہ نکل گیا تو سنا باباجی کے چہرہ سے غصہ کے آثار نمایاں ہوئے۔ اور ترشح کلام سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے بدل مداح و ثناخوان ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے نہایت متنفر اور مکدر ہیں۔ مجھے اُسی وقت شبہ ہوا کہ باباجی ضرور مرزا صاحب قادیانی سے عقیدت رکھتے ہونگے۔ اور فاضل ایڈیٹر اہلحدیث سے جو اُن کو نفرت و ملال ہے وہ کسی خاص وجہ سے ہوگی۔ پھر میں نے دوبارہ اس امر کا استفسار نہیں کیا۔ اب ۱۳ شوال کے

پرچہ اہلحدیث اور اُس کے قبل کے پرچہ سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ بابا ابو رحمت بلا مبالغہ مرزا صاحب قادیانی کے معتقد ہیں اور فاضل ایڈیٹر اہلحدیث سے جو اُن کو بغض و ملال ہے وہ بغض قادیانیوں کی مخالفت کی وجہ سے ہے۔ اسی بغض و ملال ہی کا باعث ہے کہ جو ۱۳ شوال کے پرچہ اہلحدیث میں باباجی جبل پور کے مباحثہ کی بابت جلی قلم سے آریوں کو فتحیابی کی مبارکباد دے رہے ہیں ورنہ باباجی کیا کوئی عقل مند آدمی اس بات کو باور کر سکتا ہے کہ فاضل ایڈیٹر ساجنگی دلاور جس کی تیغ بُراں نے ہزاروں مخالفوں کی کمریں توڑ دی ہو وہ ایک ادنیٰ سے جبل پور کے معرکہ میں پیٹھ دکھا دے۔ خدا انجام بخیر کرے اور حسد و تعصب کا ستیاناس۔ اگر حسد و تعصب کا یہی لیل و نہار رہا تو احتمال ہے کہ خدا نخواستہ باباجی بھی مہاشہ ست دیو (غلام حیدر) کی طرح آریوں کے پلیٹ فارم پر لیکچر دیتے نظر آوینگے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

(خاکسار عبد الصمد خان عفی عنہ خریدار اہلحدیث متوطن مرانپوری)

مولوی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کا انعامی اشتہار

قابل توجہ علماء اہلحدیث

جناب مولانا مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر

السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اپنے اخبار گوہربار میں چند سطور مرقومہ ذیل تحریر فرما کر ممنون و مشکور فرمائیے:۔

گزارش ناظرین اہلحدیث سے یہ ہے کہ خاکسار کی نظر سے ان دنوں میں ایک کتاب مسمیٰ بہ مجموعہ مولود شریف اور وعظ شریف اور حالات حقہ غوث الثقلین اور کرامات شریف گزری۔ یہ کتاب مجھکو میرے ایک دوست کی معرفت ملی ہے اُن کو ایک شخص حنفی المذہب نے میرے دیکھنے کیلئے دی تھی۔ غیر مطلب یہ ہے کہ عرصہ ہوا ایک اشتہار منجانب انجمن اہلحدیث مراد آباد اخبار ہذا میں شائع ہوا تھا جس میں تحریر تھا کہ جو شخص آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ آٹھوں مسائل کو صحیح دلائل سے غیر مسنون ثابت کر دیگا اُس کو فی مسئلہ عنـ روپے انعام دیئے جاوینگے۔ اُس کو میں نے کئی مقلدین اصحاب کو دکھلا کر جواب طلب کیا تو ایک صاحب نے مذکورۃ بالا کتاب مجھے دیکھنے کو دی جس میں جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب (مرحوم) کانپوری (مصنف کتاب مذکور) نے بہت سی خفگی اور ناراضگی کے بعد بھائی اہلحدیثوں کو ایک اشتہار دیا ہے جو لفظ بلفظ کتاب مذکور سے نقل کر کے ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو:۔

اشتہار لائق اظہار غیر مقلدین کو واضح ہو کہ جو صاحب اس دعوے پر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دم آخر تک نماز میں آمین پکار کر کہتے تھے یا خلفاء اربعہ ہمیشہ پکار کر کہا کرتے تھے یا جمہور تابعین کا اس کے پکار کر کہنے پر اجماع قطعی ہے یا آں حضرت نے پکار کے آمین کہنے کا حکم دیا ہے ایک حدیث بھی ان شرائط سے جو کوئی لائیگا تو فی حدیث عنـ روپے شل محمد علی صاحب وکیل عدالت مرزاپور بندہ سے حسب شرائط مندرجہ مستحق انعام ہوگا۔ شرائط:۔ حدیث صحیح قطعی الدلالہ غیر منسوخ۔ متفق علیہ ہو کہ اُس کی حدیث اور روایت میں کسی اہلحدیث کو کلام نہو۔ اھ

اسی طرح رفع یدین اور قرأت فاتحہ خلف امام اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کو بھی انہی قیود اربعہ سے کسی حدیث مشروط بشرائط مذکورہ ثابت کردیگا تو فی حدیث

AsliAhleSunnet.com

بیس روپیہ نقد انعام پائیگا۔ اگر کوئی حدیث ہے تو لاویں غیر مقلدین اور انعام لیویں المشتہر سب مسلمانوں کا دعاگو۔

خادم طلبہ محمد عبد اللہ حنفی المذہب نقشبندی مجددی المشرب مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور

پس ناظرین سے التماس ہے کہ اگر کسی صاحب نے اس کا جواب دیا ہو اور انعام حاصل کیا ہو تو براہ نوازش اخبار ہذا میں شائع فرما دیں۔ اگرچہ مشتہر صاحب انتقال کر گئے ہیں لیکن اُن کے صاحبزادہ حافظ محمد ولی اللہ صاحب مدرس قرآن مجید مدرسہ جامع العلوم کانپور بقید حیات ہیں اُن سے منظوری لیکر کوئی مولوی صاحب جواب دیویں اور انعام لیویں۔ بفضلہ تعالیٰ اس وقت بھی بڑے بڑے علماء جماعت اہلحدیث میں موجود ہیں کیا اچھا ہو کہ اہلحدیث کانفرنس دہلی یا انجمن اہلحدیث مراد آباد بھی اس کا جواب دے۔ آخر میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب سے بھی عرض ہے کہ آپ بھی اس طرف اپنی توجہ مبذول فرماویں۔ فقط والسلام۔

(راقم خاکسار محمد دلاور خان۔ اجمیر)

اہلحدیث — ترمذی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت رفع یدین کے لئے کافی ملتی ہے جسکے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:۔

عن ابی حمید الساعدی قال سمعتہ وھو فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدھم ابو قتادۃ بن ربعی یقول انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ما کنت اقدمنا لہ صحبۃ ولا اکثرنا لہ اتیانا قال بلی قالوا فاعرض فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ اعتدل قائما ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ فاذا اراد ان یرکع رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم قال اللہ اکبر ورکع ثم اعتدل فلم یصوب راسہ ولم یقنع ووضع یدیہ علی رکبتیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ورفع یدیہ واعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم ھوی الی الارض ساجدا ثم قال اللہ اکبر ثم جافی عضدیہ عن ابطیہ وفتخ اصابع رجلیہ ثم ثنی رجلہ الیسری وقعد علیھا ثم اعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم ھوی ساجدا ثم قال اللہ اکبر ثم ثنی رجلہ وقعد واعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعہ ثم نھض ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذالک حتی اذا قام من السجدتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما صنع حین افتتح الصلوۃ ثم صنع کذالک حتی کانت الرکعۃ التی تنقضی فیھا صلوتہ اخر رجلہ الیسری وقعد علی شقہ متورکا ثم سلم وزاد فیہ ابو عاصم عن عبد الحمید بن جعفر ھذا الحرف قالوا صدقت ھکذا صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (جلد اول صفحہ ۳۹)	ابو حمید ساعدی نے دس اصحاب میں بیٹھکر کہا میں آں حضرت کی نماز تم سے اچھی جانتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا تو صحبت میں ہم سے پہلے نہیں آیا تھا نہ تیرا آنا جانا زیادہ تھا۔ اُس نے کہا ہاں۔ مگر بات یونہی ہے۔ خیر۔ اُن سب نے کہا اچھا دکھا۔ اُس نے کہا آں حضرت جب نماز کو کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور رفع یدین کرتے یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرنا چاہتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اُن دونوں کو کندھوں کے برابر کرتے پھر اللہ اکبر کہکر رکوع کرتے اور رکوع میں کمر سیدھی کرتے۔ اپنے ہاتھ دونوں زانوؤں پر رکھتے پھر سمع اللہ کہکر رفعیدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر سجدہ کرنے کو اللہ اکبر کہکر زمین کی طرف جھکتے اور اپنے دونوں بازوؤں کو دونوں بغلوں سے الگ رکھتے اور اپنے بائیں پیر کو پھیر کر اُس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی اپنی جگہ پر آجاتی۔ اسی طرح باقی نماز میں کرتے۔ یہاں تک کہ جب دو رکعتیں پڑھکر تیسری کے لئے اُٹھتے یعنی کھڑے ہوتے تو تکبیر کہکر رفعیدین کرتے جیسا پہلی دفعہ کیا تھا جب نماز شروع کی تھی یہاں تک کہ جب اخیر کی رکعت ہوتی جس میں نماز ختم ہو جاتی ہے اپنا بایاں پیر دائیں جانب نکالدیتے اور بائیں ران پر بیٹھتے۔ ابو حمید کی یہ روایت سُنکر سب نے بیک زبان کہا تم نے سچ کہا۔ اسی طرح آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔"

اس حدیث میں رفعیدین کا مسئلہ تو صاف ہے اسی طرح اور مسائل بھی صاف الفاظ میں ملتے ہیں۔ انعام لینے کا حال معلوم نہیں ایسے مذہبی مباحثات میں انعام کا حاصل ہونا مشکل ہے لودہانہ میں جو مرزائیوں سے سہ صد انعام وصول ہوا تھا اُس کی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ مقررہ رقم پہلے ہی امین کے پاس بشرائط خاص رکھوالی تھی۔

دو حدیثوں کا دفع تعارض

اخبار اہلحدیث ۴۲ جلد ۱۲ میں مولوی سید امیر حسن صاحب نے دو حدیثوں میں تعارض دکھلا کر رفع تعارض کی طرف ناظرین اخبار کو توجہ دلائی ہے۔ دو حدیثوں میں ایک حدیث یہ ہے کہ دجال کا حرمین میں داخل ہونا حرام ہے ان علی کل نقب منھما ملائکۃ یحرسونھما یعنی حرمین (مکہ مدینہ) کے ہر راہ پر فرشتے ہونگے جو دونوں کی حفاظت کرینگے۔ دوسری حدیث یہ ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ دجال بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے جس طرح حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ وغیرہ کو آپ نے دیکھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ ثم رایت رجلا وراءہ جعد اقطط اعور عین الیمنی کاشبہ من رایت بابن قطن واضعا یدیہ علی منکبی رجل یطوف بالبیت فقلت من ھذا فقالوا ھذا المسیح الدجال۔

صورت رفع تعارض دجال کا مکہ اور مدینہ میں داخل ہونا اُس وقت حرام ہے جس وقت وہ اپنا فتنہ

AsliAhleSunnet.com

پھیلانے نکلیگا اور لوگوں کے بے دین۔ کافر۔ مشرک۔ مرتد بنانے کے لئے کھڑا ہوگا اور خود بھی مرتد کافر ہوگا۔ لیکن قبل اس کے بنا اس کا طواف کرنا منع ہے نہ مکہ میں داخل ہونا منع ہے جبتک ایسے مرتد اور کافر متبع شیطان نہ ثابت کیا جاوے جس طرح شیطان قبل نافرمانی کے فرشتوں میں تھا آسمان پر تھا جہاں چاہتا لیکن بعد نافرمانی کے فَاخْرُجْ مِنْهَا وَمَا كَانَ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا کا حکم ہوا یعنی آسمان سے یا جنت سے نکل جا تجھے کوئی حق نہ تھا کہ وہاں تکبر کرے۔ اب اُس کا فرشتوں کی باتوں کے لئے سننے جانا بھی حرام ہوگیا لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بعینہٖ یہی حال دجال کا بھی ہے جسوقت کا منظر آپ کے سامنے خواب میں پیش کیا گیا تھا اُس وقت اُس کا کفر ارتداد شیطانیت ثابت نہیں چنانچہ یہی تحقیق ہے حافظ ابن حجر اور علامہ کرمانی کی بھی قال فی الفتح وفیه دلالة علی ان قوله صلعم ان الدجال لا یدخل المدینة ولا مکة ای فی زمن خروجه ولم یرد بذلک نفی دخوله فی الزمن الماضی انتھی

علامہ کرمانی لکھتے ہیں فان قلت عیهم علی الدجال دخول مکة قلت انما هو حکم فی زمن خروجه علی الناس ودعواه الباطلة وایضا لفظ الحدیث انه لا یدخل ولیس فیه نفی الدخول فی الزمن الماضی۔ والعلم عند الله

محمد عبید اللہ خلف مولانا عبد السلام مبارکپوری

علمائے راسخین سے چند سوال کے جواب

اخبار اہلحدیث نمبر ۴۲ جلد ۱۲ میں حکیم محمد سجاد صاحب کے چند سوال بغرض جواب چھپے ہیں جن کو جواب عرض ہیں۔

(۱) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے شہید یا قتل ہونے کے بارے میں علماء مورخین اہلحدیث کا کیا خیال ہے کہ وہ قتل ہوئے یا کہیں بغرض تجارت تشریف لے گئے تھے اور وہیں وفات پائی مفصل اور مدلل تحریر فرمائیں۔

میرے نزدیک چونکہ یہ لڑائی درمیان میں دو مسلمانوں کے محض ایک ملکی جنگ تھی اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نہ تھی اس لئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید نہیں بلکہ مقتول ہوئے یا زیادہ سے زیادہ شہادت صغریٰ کہنا چاہئے۔ انتھی بلفظہ

الجواب

یہ درحقیقت دو سوال ہیں۔ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ بلا شبہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں جبراً مع اعوان کے شہید کئے گئے۔ اسپر تمام محدثین و علمائے مورخین اہلحدیث کا اتفاق ہے اور کہیں تجارت کے لئے نہیں گئے تھے کہ اُن کی وفات وہاں پر ہوئی۔ یہ سب چانڈو خانہ کی گپیں ہیں۔ جو ثبوت سب سے مستند اور صحیح اور تاریخی حیثیت سے بھی سب سے اعلےٰ ہے اُس سے یہ امر بخوبی ثابت ہے وہ کون ثبوت؟ فن حدیث و فن رجال ہے جس میں ذرا شک کی گنجائش نہیں ہے بلکہ کالشمس فی النہار ہے صحیح بخاری میں ہے عن انس قال اتی عبید اللہ بن زیاد براس الحسین فجعل فی طشت فجعل ینکت وقال فی حسنه شیئا قال انس فقلت واللہ انه کان اشبههم برسول اللہ صلعم وکان مخضوبا بالوسمة یعنی امام حسین کا سر عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا (یہی فوج کا سردار تھا) اور ایک طشت میں رکھا گیا تو عبید اللہ بن زیاد آپ کے حسن میں کچھ کلام کرنے لگا۔ اور اُس کے ہاتھ میں کوئی لکڑی تھی جس سے ٹھکرانے لگا۔ تو حضرت انس کہتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم حسین رسول اللہ صلعم کے ساتھ زیادہ مشابہ تھے اُن کے سر میں وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا۔ یعنی بحالت شہادت جس وقت سر لایا گیا وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا۔ حضرت امام حسین کا سر کوفہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بعد قتل کے لایا گیا تھا اور حضرت انس وہیں موجود تھے اسی وقت کا یہ قصہ ہے:

صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے عن عبد الرحمن بن ابی نعم قال سمعت عبد اللہ بن عمر وساله رجل عن المحرم قال شعبة احسبه یقتل الذباب فقال اهل العراق یسئلونی عن قتل الذباب وقد قتلوا ابن ابنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال هما ریحانتای من الدنیا یعنی عبد الرحمن بن ابی نعم نے روایت ہے کہ حضرت عمر کے بیٹے عبد اللہ سے کسی نے محرم کے بارے میں مسئلہ پوچھا کہ محرم مکھی مار سکتا ہے۔ یا مکھی مارے تو اُس کا کیا کفارہ ہے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا (تعجب) کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں حالانکہ آں حضرت صلعم کے نواسے کو قتل کر ڈالا۔ جن کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں میرے پھول ہیں دنیا میں؟

خلاصہ تہذیب الکمال میں ہے استشهد بکربلا من ارض العراق یوم عاشوراء یوم الجمعة سنة احدی وستین بکربلا من ارض العراق فیما بین الکوفة والحلة قتله سنان بن انس او شمر ذی الجوشن۔

اسی طرح جس قدر فن رجال کی کتابیں ہیں۔ خواہ بسیط ہوں یا قصیر جہاں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے بالاتفاق یہی مضمون لکھا ہے تہذیب الکمال۔ تہذیب التہذیب۔ کاشف۔ مغنی وغیرہ وغیرہ اگر فن رجال کی کتابوں کو غیر معتبر کہا جائے تو بالکل دین ہی جاتا رہیگا۔ ہم نے یہ چند عبارتیں بنظر اختصار نقل کردی ہیں۔

دوسرے سوال کا جواب۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقتول ہونا شہادت ہے اور بلاشبہ شہادت ہے جیسا کہ فاضل ایڈیٹر نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے اسپر تمام محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے کیونکہ شہید کی تعریف یہ ہے وهو مسلم طاهر بالغ قتل ظلما ولم یجب به مال ولم یرتث اگرچہ یہ تعریف اس شہید کی کیگئی ہے جسپر نماز جنازہ

(۲۶۷)

AsliAhleSunnet.com

نہیں پڑھی جاتی جس کی وجہ سے اس میں قیود بہت بڑھائے گئے ہیں مگر پھر بھی آپ پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پر بے انتہا ظلم کیا گیا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ بلکہ اعوان و انصار کو چھوڑ کر بچوں اور مستورات پر اسقدر ظلم کیا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح ان پر بھی دانہ پانی بند کر دیا گیا اور یہ کوئی جنگ نہ تھی پھر جائے ملکی جنگ۔ کہاں چند کس۔ کہاں فوج۔ صرف اس بیعت کا انکار تھا جو کسریٰ اور قیصر کی سنت پر کی گئی تھی اور اس انکار میں کوئی خصوصیت امام حسینؓ ہی کی نہ تھی بلکہ بہت صحابہ اس جرم میں شہید کئے گئے۔ حضرت ابوہریرہؓ کو اسی جرم میں داغا گیا تھا (دیکھو واقعہ حرہ) سائل نے لکھا ہے غایت یہ کہ یہ شہادت شہادت صغریٰ ہے۔ لیکن سائل نے شہادت صغریٰ کی تعریف نہیں لکھی کہ اس پر غور کیا جائے۔ بلاشبہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا قصد اعلائے کلمۃ اللہ ہی تھا۔ اسی بنا پر اس بحث سے انکار کیا تھا جو ایک فاسق مجاہد کے ہاتھ پر بسنت کسریٰ و قیصر ہوئی تھی۔ اسی بنا پر تمام اکابر صحابہ نے انکار کر دیا تھا۔ بلاشبہ سیدنا حسینؓ کی شہادت شہادت عظمیٰ ہے حضرت عمار بن یاسر حضرت طلحہ یا حضرت عثمان کی شہادتیں شہادت میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ والعلم عند اللہ۔

(۳) فرعون نے جو ڈوبتے وقت اٰمَنْتُ بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى کہا تھا تو ایسے وقت کا ایمان شرعاً مقبول ہے یا نہیں؟ میرے نزدیک چونکہ حدیث میں مالم یغرغر آیا ہے اور قبل غرغرہ کے ایمان لایا تھا لہذا اس کا ایمان مقبول ہے (اس کا جواب خود قرآن میں موجود ہے۔ ایڈیٹر)

جواب | حضرات سائلین کو سوال کرنے کے وقت کیا کچھ غور کر لینا کوئی جرم ہے۔ ایسے سوالات سے عوام کے خیالات میں تشویش پیدا ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ سائل عربی جانتے ہیں تو ضرور اسطرح بے تکا سوال[1] کرنا اُن کے لئے مناسب نہیں۔

قرآن میں فرعون کے بارے میں صاف نص موجود ہے يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۗ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۔

دوسری جگہ فرمایا۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۔ اسطرح کے نصوص قرآن میں تمام موجود ہیں جن سے فرعون اور فرعونیوں کا جہنمی ہونا یا ملعون ہونا ظاہر ہے پھر اس کے ایمان کو مالم یغرغر کے لفظ سے مقبول کہنا بوالعجبی ہے۔ آپ نے جلدی میں جس لفظ کی وجہ سے اُس کا ایمان مقبول بتایا ہے اس پر بھی نہیں غور کیا۔ کلام اللہ میں ہے حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ الخ اور اک غرقاب سے غرقاب کا اُسے تمام لینا ہے۔ غرق نے اُسی وقت تھا جب دو چار غوطے کھا چکا اور یقین ہلاکت ہو گیا اور دوسرے عالم کا نقشہ سامنے ہو گیا اور غرغرہ سے بھی یہی مطلب ہے کہ یقین ہلاکت ہو جائے اور دوسرے عالم کے نقشے سامنے ہو جائیں۔ نہ کہ صرف سانس اکھڑنا۔ افسوس آپ نے قرآن کے کھلے الفاظ کے باوجود بھی اپنے نزدیک فرعون کا ایمان قبول کر لیا۔ خدا کرے تمہیں ایسی وسعت مقبولیت کو علمائے زمانہ موجودہ کے نزدیک بھی حاصل ہو جائے تو بہتیرے لوگوں کو نجات مل جائے۔ والعلم عند اللہ۔

(۴) اگر کسی شخص کو ۷ یا ۱۴ یا ۲۰ سال کی قید ہو جائے تو اُس کی زوجہ کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب | کسی شخص کو کتنے ہی سال کی قید ہو اُس کے لئے قانون شرعی صاف صاف کھلا موجود ہے کہ اگر اُس کی بی بی صبر کرے اور تکلیف اُٹھا کر خاموشی سے اپنی زندگی بسر کرنے پر اُس کی منکوحہ رہکر رہنی رہے جیسا کہ شرفاء کا دستور ہے تو اُسے کون روک ٹوک کر سکتا ہے میاں بیوی راضی تو کیا کرے قاضی۔ اگر اس پر راضی نہیں ہے تو نالش کر کے شوہر کی جائداد سے خرچ وصول کرے یہ بھی نہیں تو شوہر سے خلع کرالے اور یہ بھی نہیں تو نالش کر کے طلاق دلوالے غرض ایسی عورت کے لئے راستے کھلے ہوئے ہیں رضامندی یا خلع یا طلاق۔ حاکم جیلخانہ سے طلاق دلوا سکتا ہے یا اور اس قسم کی کارروائی کسی طرح جیل خانہ سے رک نہیں سکتی۔ بلکہ جو لوگ دریائے شور کے پار بھیجے جاتے ہیں اُن کے پاس سے بھی خلع یا طلاق کا فیصلہ ہو سکتا ہے چنانچہ ایسا ہوا بھی۔ قانون خود بخود کسی کی مدد نہیں کرتا جب تک آپ اپنی مدد نہ کریں۔ والعلم عند اللہ۔

(محمد عبید اللہ ولد مولانا عبد السلام صاحب مبارکپوری)

آریوں کا رسالہ "مباحثہ جبلپور"

مناظرہ تحریری نہ ہونے سے دو عظیم الشان نقصان ہوئے تھے۔ پہلا یہ کہ صرف تقریری مناظرہ کا فائدہ محدود زمانہ اور محدود اشخاص کیلئے تھا۔ اگر ساتھ ہی تحریری ہوتا تو اس فائدہ کی وسعت بہت بڑھ جاتی۔ دوسرا یہ کہ فریق مخالف باوجود شکست فاش کھانے کے میاں مٹھو بن رہا ہے۔

اگرچہ ہمارے پاس فریقین کی کامل تقریریں محفوظ ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد شائع کی جائینگی مگر فریق مخالف چونکہ پرلے درجہ کا ہٹ دھرم ہے اسلئے شاید ہی وہ انکی تصدیق کرے۔ اگر یہی تقریریں فریقین کی مصدقہ ہوتیں تو کبھی مخالف کو اس قدر ڈینگ مارنے کی جرأت نہ ہوتی اور فریق ثانی کی کمزوری ہندوستان کے ہر فرد بشر پر ثابت ہو کر رہتی۔

ایسی اپنی کمزوری کو سمجھکر کہ ہمیں شکست تو یقینی ہوگی آریہ سماج جبلپور اور پنڈت لکھشمیدت نے تحریری مناظرہ سے انکار کیا۔ خیر معنی ما مضیٰ۔ چونکہ خود خداوند تعالیٰ کو اپنے دین کی حمایت کرنا منظور ہے

عہ اگر کوئی صورت نہ ہو سکے تو بحکم لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا حسب فتوائے شریعت علیحدہ ہو کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ (ایڈیٹر)

[1] اس قسم کے ہتک آمیز الفاظ بھی مناسب نہیں (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

اسلئے اُسنے اپنے کرم سے نقصانات بالا کی ایک حد تک تلافی کی عجیب صورت پیدا کر دی جس کیلئے ہم خداوند رب العزت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ناظرین متعجب ہونگے کہ آخر کیا بات ہے وہ یہ کہ ناظر [illegible] نے رسالہ "مباحثہ جبلپور" شائع کیا ہے جسمیں اگرچہ فریقین کی تقریریں نہایت تحریف و تصحیف تبدیل و تحویل کے ساتھ درج کیگئی ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریروں کے اصلی مضامین قلم انداز کر دئے گئے ہیں اور پنڈتوں کی تقریروں کو خوب شیطان کی آنت کیطرح بڑھا دیا ہے تاہم اس رسالہ سے مسلمانوں کی کامل فتح مثل آفتاب عالمتاب درخشان ہے ناظرین کی آگاہی کیلئے نمونتاً کچھ عرض کرتا ہوں۔

تمیز "بحث تناسخ" کا مدعی آریہ تھے اور معترض مولوی صاحب۔ مولوی صاحب نے تناسخ پر دو اعتراض کئے تھے پہلے اعتراض کو حد سے زیادہ [illegible] درج رسالہ کیا ہے مگر پبلک کو دیانتداری کا نمونہ دکھلانے کیلئے دوسرے اعتراض کو مثل آلو کے ہضم کر گئے۔ تناسخ پر مولوی ثناء اللہ صاحب کے پہلے اعتراض کے متعلق جو کچھ بحث رسالہ بالا میں مذکور ہے صرف اتنی ہی عبارت بجنسہٖ ذیل میں نقل کرتا ہوں تاکہ پبلک پر روشن ہو جائے کہ پنڈت جی نے مولوی صاحب کے اعتراض کا [illegible] کہاں تک معقول دیا ہے۔

ناظرین یہ امر مد نظر رہے کہ ذیل کی تمام تحریر مخالف کی ساختہ پرداختہ ہے تاہم پنڈت جی کے ایڑی چوٹی کے زور لگانے پر بھی مولوی صاحب کا معقول اعتراض مطلق نہ اُٹھ سکا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اصلی اعتراض کیسا مدلل اور مشکل ہوگا اور اس کا جواب کیسا پوچ اور لچر ہوگا۔ بحث حسب ذیل ہے:۔

مولوی صاحب نے کہا | اب میرا اعتراض سنئے اور اُسکا جواب دیجئے۔ میں کہتا ہوں کہ مسئلہ تناسخ انسان کو بے رحمی سکھاتا ہے اور اخلاق سے گراتا ہے کیونکہ جب ایشور نے کسی مجرم کو سزا بھگتنے کیلئے اندھا۔ کوڑھی لولا لنگڑا بنایا تو آپ اُسے خیرات دینے والے کون۔ اگر آپ مجرم کی اعانت کرینگے تو آپ بھی مجرم قرار پائینگے۔ میں ہر پندرھویں روز لاہور کے جیلخانہ میں جایا کرتا ہوں۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو بھی جیل کی سیر کرا دوں اور وہاں آپکو دکھلا دوں کہ جن مجرموں کو گورنمنٹ نے ۲۰ سیر گیہوں پیسنے کیلئے دئے ہیں اُنہیں خود ہی پیسنا پڑتا ہے۔ اگر مجسٹریٹ نے کسی مجرم کو بیس بید لگوانے کی سزا دی ہے اور کوئی چاہے کہ اس کے بدلے دس بید میں اپنے جسم پر لگوا لوں تو اُس کی یہ حرکت مجسٹریٹ کے انصاف کے منافی ہے غرضیکہ آپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ جو سزا کسی کو ایشور نے دی آپ اس میں امداد کریں پس تناسخ کے ماننے والوں کو کسی جاندار پر رحم کرکے اُس کی امداد کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آپ میرے اس سوال کا جواب دیجئے

پنڈت لکشمی دت | سنئے [illegible] تسلی کیلئے آپ کو بتلائے دیتا ہوں کہ آپ [illegible] پندرھویں دن جاتے رہتے ہیں وہاں [illegible] نے یہ بھی [illegible] دیکھا ہوگا کہ جس مجرم کو گورنمنٹ نے [illegible] کر کے جیل میں بھجوایا ہے اسکے متعلق [illegible] جیل کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ [illegible] دی کر ملازمین گورنمنٹ جیل میں سزا [illegible] دینے [illegible] بھی دیتے ہیں بیماری کی حالت میں [illegible] کرتے ہیں کیونکہ اگر ایسا نہ کریں اور قیدی کے پالن پوش کو جرم کی اعانت سمجھ لیں تو قیدی [illegible] میں مرجائے [illegible] گورنمنٹ کا اُسے چھ سال کی سزا دینا بیکار [illegible] ثابت ہو۔ پس ایک مجرم سے سزا کی میعاد پوری کرانے کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ اسکا پالن پوش ہوتا رہے اسلئے لنگڑے لولوں کو دان دینا جہاں ایکطرف اُسے پوری سزا بھگتنے کا موقعہ دیتا ہے وہاں دوسری طرف اپنے فرائض کو پالن کرنا ہے اور یہ بہترین انتظام ہے جو ایشور دنیا میں کر سکتا تھا۔ بیشک آپ کسی جگہ خود بید نہ لگائیں لیکن جس شخص کو سزائے بید عطا ہوئی ہے اگر آپ اُسے حوالات میں کھانا پانی نہ دیکر بھوکا پیاسا مار دینگے تو فرمائیے پھر وہ بیس بید کی سزا کون بھگتے گا۔

مولوی صاحب | میں نے تبلایا تھا کہ مسئلہ تناسخ انسان کو بے رحم سنگدل بنا دیتا ہے کیونکہ اگر دنیا میں ایشور کسی کو بطور سزا اندھا کر کے بھیجتا ہے اور آپ اُسکا علاج کر کے اُسے اچھا کر دیتے ہیں تو آپ مجرم کی اعانت کرتے ہیں اور ایشور کی دی ہوئی سزا اُسے بھگتنے نہیں دیتے۔

پنڈت لکشمی دت | اس مرتبہ آپ نے اندھے کی مثال پیش کی ہے مگر آپ کی جانے بلا کہ جنم کے اندھوں کو قوت بصارت دینا کسی کی طاقت میں ہے یا نہیں کیا آپ کسی جنم کے اندھے کو آنکھیں لوا سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو مجرم کی اعانت کیسی؟

مولوی صاحب | اگر آپ مجرم کی اعانت کرینگے تو آپ مجرم کیوں قرار نہیں پائینگے۔ ایک شخص کی آنکھوں میں ککرے پڑے ہوئے ہیں اگر آپ کاشنگ لگائینگے تو مجرم کی اعانت کے جرم کے مرتکب ہونگے۔ مسئلہ تناسخ رحم کی جڑ پر کلہاڑا رکھنے والا مسئلہ ہے الخ

اس کے بعد پنڈت جی نے اس اعتراض کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا دیکھئے پنڈت جی کی تمام تقریریں مندرجہ رسالہ

معزز ناظرین۔ مولوی صاحب کے اعتراض کے متعلق جو کچھ بحث رسالہ بالا میں درج ہے وہ بلفظہٖ پیش نظر ہے جسکے ملاحظہ سے آپ خود نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ پنڈت جی موصوف نے کہاں تک معقول جواب دیا ہے تاہم پنڈت جی کے جواب کی کمزوری اور شناعت ظاہر نہ کروں تو میرا مضمون ناقص سمجھا جائیگا۔

(۲) مولوی ثناء اللہ صاحب نے صرف ایک پہلو پر زور دیا تھا کہ مریض کا علاج کیوں کرتے ہو جبکہ مریض اپنی بدکرداری کی سزا میں آپ بھگت رہا ہے۔ چونکہ پنڈت جی فن مناظرہ اور منطق سے محض ناواقف ہیں اسلئے دلیل کو سمجھے نہیں اور تمثیل پر اعتراض کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ جنم کا اندھا کہیں اچھا ہوا ہے بفرض محال یہ اندھا اچھا نہیں ہوتا تو مولوی صاحب کی دوسری تمثیل کا آپ نے کیا جواب دیا۔ کہ اگر کسی کی آنکھ میں ککرے پڑ گئے ہوں تو آپ کاشنگ کیوں لگاتے ہو۔ ایسی سیکڑوں تمثیلیں آپکو باسانی مل سکتی ہیں۔ عورت کو دردِ زہ ہوتا ہے دائی کی مدد کیوں لیتے ہو وہ اپنے جرم کی سزا بھگت رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپکا پیشہ ہی جرموں کی تخفیف پر منحصر ہے مگر اس قدر آپ کی ناواقفیت کیوں ہے۔

تناسخ کا اصول رحم ہمدردی اور سلوک کے خلاف ہے اس کا منشا اصلی یہ ہے کہ لولے۔ لنگڑے اور اندھے اپنی اپنی سزاؤں میں مدت معینہ تک مبتلا رہیں اس کا جواب پنڈت جی نے کچھ نہیں دیا۔

(۸۲۹)

AsliAhleSunnet.com

فتاوٰی

س نمبر ۲۹۰ - زید زمرۂ اہل اسلام میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن اُس کا مذہبی پہلو بہت تاریک ہے وہ قبروں کا طواف کرتا اور اہل قبور سے مرادیں مانگتا اور منتیں مانتا ہے اور اپنے گمان میں اُن کو حاجت روا اور مشکل کشا جانتا ہے - رنج و مصیبت کے وقت اولیا اور پیروں کی دہائی دیتا ہے - گیارہویں کو فرض و واجب سے بھی بڑھکر سمجھتا ہے - غیر اللہ کی نذریں اور نیازیں مانتا ہے - اولیاء اللہ کو ہر وقت حاضر ناظر جانتا ہے اور اُن کو رب قدیر کے کارخانہ کا مختار کُل سمجھتا ہے تعزیہ - علم اور شدوں کی پرستش کرتا ہے - اور دوسروں کو بھی ان کاموں کے کرنے اور کرانے کی ترغیب دیتا ہے - پس اس صورت میں زید مشرک ہوا یا نہیں - اور زید کی امامت درست ہے یا نہیں اور اُس کی اقتدا کرنی جائز ہے یا ممنوع ہے (عبد الرؤف از امراؤتی ملک برار دکن)

ج نمبر ۲۹۰ - ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے - حدیث شریف میں ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے امام نیک لوگوں کو بنایا کرو لیکن اگر اتفاقاً ایسا شخص جماعت کرا رہا ہو تو بحکم وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ملجانا چاہیے -

س نمبر ۲۹۱ - پیشاب کے بعد پہلے کلوخ لیکر پھر پانی سے پاک کرنا چاہیے یا صرف کلوخ ہی کافی ہے - اور اگر کسی نے کلوخ نہ لیکر پانی ہی سے پاک کرلیا تو جائز ہے یا نہیں - اکثر نمازی کلوخ سکھاتے ہوئے ادہر سے اُدہر ٹہلتے پھرتے ہیں اور اُس اثنا میں دوسروں سے باتیں بھی کرتے جاتے ہیں سو یہ فعل بدتہذیبی میں داخل ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۹۱ - صرف کلوخ کافی ہے اور صرف پانی بھی کافی - کلوخ کو ہاتھ میں لئے ہوئے اِدھر اُدھر ٹہلنا معیوب امر ہے -

س نمبر ۲۹۲ - کفار اہل کتاب اور غیر اہل کتاب کا بدن نجس ہے یا پاک - اور دونوں قسم کے کافروں سے اہل اسلام کو مصافحہ کرنا شرعاً جائز ہے یا ممنوع - و حرام (عبد الرؤف عفی عنہ از امراؤتی ملک برار دکن)

ج نمبر ۲۹۲ - بدن پر اگر نجاست لگی نہیں تو نجس نہیں - مصافحہ دو قسم پر ہے یعنی سلام دو طرح پر ہے - ایک دینی دوسرا دنیاوی - دینی طور پر دونوں جائز نہیں یعنی السلام علیکم کہکر مصافحہ کرنا - دنیاوی طور پر منع نہیں یعنی تسلیم یا ایسا ہی کوئی لفظ کہکر ہاتھ ملانا ❖

(۹ یائی و اہل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۹۳ - "السلام علیکم" کا جواب "وعلیکم السلام" مع الواو ہے یا علیکم السلام بغیر واو - واو ضروری ہے یا غیر ضروری - اگر ضروری ہے تو کیوں؟ اور یہ واو عطف ہے یا کونسی دوسری قسم؟ علیکم السلام (بغیر واو) کہنے والا ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے علیکم السلام بغیر واو کے ثابت ہے یا نہیں؟ واو کو منع کرنے والا اور یہ کہنے والا کہ واو بے معنے اور فضول ہے صرف علیکم السلام بغیر واو کے کہنا چاہیے خاطی اور گنہگار ہے کہ نہیں؟

خریدار ۳۱۴۲ از مستی پور (دربھنگہ)

ج نمبر ۲۹۳ - واو کے ساتھ آیا ہے اور یہ واو عطف کا ہے عطف کرنے سے یہ معنے ہوتے ہیں کہ مجھپر بھی سلام اور آپ (مخاطب) پر بھی - اس میں یہ حکمت ہے کہ مجیب سلام کو اپنے لئے تسلیم کرکے جواب دیتا ہے - کہ آپ نے جو مجھے سلام دیا ہے میں اس کو قبول کرتا ہوں اور اس کے جواب میں کہتا ہوں خدا تمکو بھی سلامت رکھے اس لفظ (بھی) میں جو لطف ہے بغیر واو کے حاصل نہیں ہو سکتا اور یہ ضروری ہے جو شخص واو کو فضول کہتا ہے وہ نہ صرف دینی کتابوں سے بیخبر ہے بلکہ صرف - نحو سے بھی ناواقف ہے (امر وا اہل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۹۴ - میں ہندوستان کا رہنے والا ہوں اور اور ہندو کے لڑکوں کو تعلیم ہندی دیتا ہے اور کھانا خاص ہندؤں کے چوکے (باورچی خانہ) سے کھانا پڑتا ہے تو ازروے شریعت جائز ہے یا ناجائز -

(جعفر علی از موضع وردھا - ڈاک خانہ آخر ضلع مظفر پور)

ج نمبر ۲۹۴ - کھانا اور برتن ناپاک نہ ہوں تو حرج نہیں اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ اعتقادات کے متعلق ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ

(امر وا اہل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۹۵ - امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک ضعف بخاری کیلئے پاؤں اور کندھوں کا ملانا جائز ہے یا نہیں (محمد تقی از لاہور)

ج نمبر ۲۹۵ - امام صاحب سے باین الفاظ روایت نہیں پائی گئی - ہاں انہوں نے فرمایا - اذا صح الحدیث فھو مذھبی (جب حدیث صحیح ملے تو وہی میرا مذہب ہے) حدیث شریف میں ایسا کرنیکا حکم آیا ہے (صحیح بخاری باب الزاق المنکب بالمنکب)

س نمبر ۲۹۶ - باریک کنارہ دار دہوتی جسے کہ اہل ہنود اکثر استعمال کرتے ہیں باندھکر نماز پڑھنی جائز ہے خواہ مرد ہو یا عورت - (ایضاً)

ج نمبر ۲۹۶ - جس کپڑے میں نچلا بدن ننگا ہو اُس کا پہننا جائز نہیں نہ اُس سے نماز درست ہے ❖

س نمبر ۲۹۷ - اذان سننے کے بعد گھر میں نماز پڑھنا جائز ہے؟ اگرچہ سننے والا تندرست بھی ہو اور مکان بھی متصل مسجد ہو (محمد تقی از لاہور)

ج ۲۹۷ - اذان سنکر جماعت میں شریک ہونا ضروری ہے - اگر کوئی شریک نہ ہو اور گھر میں پڑھ لے وہ گناہگار ہوگا فرض اُسکے ادا ہو جائینگے انشاء اللہ۔ یہ اس حدیث سے مستنبط ہوتا ہے جسمیں فرمایا میں چاہتا ہوں کہ جو لوگ جماعت میں شریک نہیں ہوتے اُنکے گھروں کو آگ لگادوں مگر عدم جواز کا حکم نہیں فرمایا - اُن کی نماز کے ... (امر وا اہل غریب فنڈ)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

عید آنہ فنڈ بتقریب عید الفطر سنہ جہ ذیل مقامات سے مندرجہ رقوم دفتر ہذا میں آئیں جو درج حساب کانفرنس کی گئیں :-

از امرتسر ۱۲ + از جہلم از دست بابو عبد الرحمن صاحب صدر انجمن اہلحدیث ۲ + از بٹالہ بدست بابو دین محمد ۱۲ + از لاہور بدست بابو محمد عمر کلرک ۸ر + از رنگیلیاں والہ ضلع لاہور مرسلہ مولوی محمد عاشق ۴ر + مولوی عبد اللہ صاحب گیلانی ضلع منٹگمری ۱۲ + بابو اسحق خان از مرزاپور ۱۲ + ثناء اللہ صاحب از مئو ضلع اعظم گڑھ ۱۲ + مرسلہ حاجی عبد العزیز از بھوانی ضلع حصار ۱۲ + مولوی حافظ محمد داؤد صاحب از مالیر کوٹلہ ۱۲ + عبد الخالق صاحب از کامٹی ۱۲ + منشی غلام اللہ از ہوشیارپور ۱۲ + محمد علیخان صاحب از باڑی ۱۲ + مولوی محمد مخدوم شریف از مدراس ۱۲ + حفیظ اللہ صاحب از ساندہی ضلع ہردوئی ۱۲ + سکندر خان بودی از مقام ٹونہادھ ۱۲ + حافظ عبد الغفور بیگ از اجمیر ۱۲ + مولوی فضل حق از کمال پور میرٹھ ۱۲ + مرسلہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹ ۱۲ + ملک محمد شریف صاحب والہ سیالکوٹ ۱۲ + حاجی سلیمان عبد الواحد مالک لدھا کمپنی بمبئی ۱۲ + مولوی محمد یعقوب از نرکھیڑ ۱۲ + منشی عبد الصمد خان از میرانپور ۱۲ + رحیم بخش صاحب از چک ۱۲۴ لائلپور ۱۲ + مولوی عبد القادر صاحب از چکر دہرپور بنگال ۱۲ + شیخ محمد از خضر پور کلکتہ ۱۲ + مولوی ابو حامد احمد علی از ماچھی واڑہ ضلع لودہانہ ۱۲ + میزان کل ۱۴۲ +

دہلی دفتر میں جو رقوم گئی ہونگی اُن کا حساب وہاں سے آنے پر درج ہوگا +

ضرورت مدرس اردو - فارسی - عربی مدرس کی ضرورت ہے جو بچوں کو گھر میں تعلیم دے سکے درخواست مع سند اور تنخواہ مطلوبہ - بنام محمود ہاشم عارف صاحب سیٹھ پرنٹنگ بازار کمپنی لمیٹڈ - پرنٹنگ رنگون فوراً ارسال کریں - والسلام - (صوفی خدا بخش خریدار ع۲۳۲۴)

درخواست اخبار

بندہ کو ہر ہفتے اخبار دیکھنے کے لئے چار کوس کا سفر کرنا پڑتا ہے - کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرا دیں تو اجر عظیم کے مستحق ہوں -

(احقر اللہ وثنا ولد محمد بخش مقام لکھانوالہ ضلع سیالکوٹ)

ایضاً مجھے اخبار اہلحدیث کا بہت شوق ہے - مہربانی کر کے کوئی صاحب فی سبیل اللہ جاری کرا دیں +

طبی استفسار ع۱۳۲ میرا بھائی سولہ سترہ سالہ عرصہ پانچ سال سے مرض جذام میں مبتلا ہے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں خمیدہ ہوگئی ہیں چہرہ اور جسم تو ابھی بگڑا نہیں - لیکن ناک سے بدبو آتی ہے اور چار پانچ مہینے میں ایک مرتبہ دماغ میں کیڑوں کی وجہ سے نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے جو کسی دوا وغیرہ سے کیڑے گر جانے کے بعد آرام ہو جاتا ہے آنکھوں سے پانی بہتا ہے جس سے قرآن شریف وغیرہ پڑھنے میں دقت ہوتی ہے انہی وجوہات سے غریب تحصیل علم سے بے بہرہ رہا جاتا ہے اہلحدیث کے ناظرین سے کوئی مرد خدا ہے جو با کم و کاست سہل الحصول نسخہ مجرب المجرب درج اخبار فرما کر مجھ عاجز کو ممنون احسان فرمائے کے علاوہ ہزارہا غریبوں کو فائدہ پہنچا کر اجر عظیم کا مستحق ہو - والسلام -

(احقر الناس خریدار اہلحدیث ع۵۶۸ط)

چند کتابیں مفت میں ذیل کی کتابیں للہ تقسیم کرنا چاہتا ہوں جو صاحب لینا چاہیں وہ خاکسار کے پاس ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ کر دیں (۱) رفع الملام عن ائمۃ الاعلام - عربی مصنفہ علامہ ابن تیمیہ - (۲) تیسیر الباری مترجم پارہ اول - (۳) فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور مترجم مصنفہ علامہ شیخ محمد حیات (۴) کتاب الرد علی ابی حنیفہ مترجم مصنفہ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ (خاکسار عبد الحمید ہادی مقیم حیدر آباد دکن کنٹ روڈ مکان ع۱۱۰۰ بی)

فرانس میں اوقات روزہ بابو عبد الکریم میرٹھی میدان جنگ فرانس سے لکھتے ہیں یہاں ۱۴ جولائی سے غرہ رمضان ہوا - ۷ بجکر چالیس منٹ پر افطار اور ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر بندش سحری تھی مگر یہ نہ بتلایا کہ یہ اوقات ہندوستانی گھڑیوں کے برابر تھے یا کچھ اور - ہندوستان کے برابر تھے تو وہاں یہ وقت کیسے محفوظ رہا -

دعاء صحت میرے خسر حاجی ہدایت اللہ صاحب سخت بیمار رہیں سرین سے ایڑی تک سخت درد ہے کسی صاحب کو اسکا مجرب نسخہ معلوم ہو تو نسخہ ورنہ دعاء صحت کریں (محمد عبد اللہ موضع لالپور ضلع مراد آباد)

یاد رفتگان حافظ محمد مقیم مدرس دیناچپور فوت ہوگئے ناظرین اُن کیلئے دعاء خیر کریں اور جنازہ غائب پڑھیں - اللہ بخشے +

غریب فنڈ مرسلہ مولوی محمد مخدوم شریف صاحب از مدراس ۱۲ + والاجاہ محمد عبد السلام از مدراس ۱۲ + حافظ عبد الغفور بیگ از اجمیر ۱۲ + مولوی فضل حق از کمال پور میرٹھ ۱۲ + از فتوی فنڈ ۱۲ + سابقہ ۱۲ + کل ۱۲ + محمد یعقوب جامع مسجد سیولی (چھپارہ) سائل ۱۲ + ملا عبد اللہ موضع رتن پور مراد آباد سائل ۱۲ + میزان کل ۱۲ + دو اخبار بنام سائلین جاری کئے گئے باقی ۱۲ + نمبر سائلین سال ہذا (۴۷)

درخواست اخبار میں بہت ہی غریب نادار ہوں حاجت غریب فنڈ بھی نہیں دے سکتا - کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اہلحدیث اخبار جاری کرا دیں تو اجر عظیم پاویں - سید مصطفے مدرس مدرسہ یتیم خانہ میلو شارم متصل نارت ارکاٹ)

(۱۸۱)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۳۰ اگست سے ۵ ستمبر تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیاں بالکل خاموش رہیں۔ کسی تجارتی جہاز کی غرقابی کی خبر نہیں آئی۔

جرمن سفیر مقیم واشنگٹن (ممالک متحدہ امریکہ) نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ مسافروں کے جہازوں کو آبدوز کشتی کے حملے کے قبل اطلاع دیجایا کرے گی۔

انگریزی جنگی جہازوں نے زیبروگ کے جرمن آبدوز کشتیوں کے مرکز پر حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا۔ نیز فوجی عمارتوں کو سخت نقصان پہنچنے کے علاوہ چھ سو آدمی بھی ہلاک ہوئے

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے گھنٹ کے ایک ہوائی جہازوں کے کارخانہ پر بم گرا کر اُسے تباہ کر دیا۔

انگریزی اور فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن لائنوں پر آٹھ سو سے زیادہ بم گرائے

مشہور فرانسیسی ہوا باز پیگوڈ کو چھ ہزار فٹ کی بلندی پر جرمنوں نے مار ڈالا۔

جرمنوں نے فریڈرک سٹیون کے کارخانہ میں کئی نئے ہوائی جہاز تیار کئے ہیں۔

اخبار ٹائمز لنڈن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سرویہ پر حملہ کرنے کے لئے آسٹروی اور جرمن سپاہ جمع ہو رہی ہے۔

کہتے ہیں کہ اس دفعہ جرمن آسٹروی فوجوں کا حملہ مشرقی سرویہ پر ہوگا جہاں سے وہ بلغاریہ میں گھس کر ترکوں سے جا ملیں گی۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ کو اطلاع دیدی گئی ہے کہ اگر اس نے جرمن آسٹروی فوجوں کو روکا تو اس کا بھی وہی حال ہو جائیگا جو بلجیم کا ہوا ہے۔

ہاں اگر بلغاریہ جرمن تجاویز کو مان لیگا۔ تو جرمن کہتے ہیں کہ اُسے ۱۹۱۳ء کی شکستوں کا بدلہ لینے کیلئے آزادی ہوگی۔

صوفیا دار الخلافہ بلغاریہ سے روما دار الخلافہ اٹلی میں ایک تار موصول ہوا ہے کہ آسٹریا جرمنی نے ترکوں کے لئے سامان حرب گزردئے جانے کے متعلق رومانیا کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔

اخبار جنیوا ٹریبون (سوئٹزرلینڈ) کا نامہ نگار بخارسٹ دار الخلافہ رومانیہ سے اطلاع دیتا ہے کہ رومانیہ کے ساتھ عنقریب جنگ چھڑنے والی ہے۔

ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے رومانوی افسر واپس بلائے گئے ہیں۔ اور اُنہیں حکم ملا ہے کہ اگر تین گھنٹوں کے اندر اندر روانہ نہ ہو سکیں تو برنڈزی (اٹلی) کا رستہ اختیار کریں۔

مشرقی میدان جنگ میں روسی فوجیں بڑی بہادری سے لڑ رہی ہیں۔

روسیوں نے مشہور ریلوی جنکشن بریسٹ لٹووسک کو خالی کر دیا ہے۔

روس کے صوبجات بالٹک کا مشہور بندرگاہ ریگا پہلے خطرہ میں تھا اور لوگ اُسکو خالی کر کے نکل گئے تھے۔

لیکن اب وہاں کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ خطرہ کی اب کوئی علامت نہیں رہی اس لئے لوگوں کو واپس آجانا چاہیئے۔

جرمن گورنر جنرل وارسا نے اعلان کیا ہے کہ جو بینک یا تجارتی کوٹھی جرمنوں سے کاروبار کرنے سے انکار کریگی اُس کے مالکوں کو نظر بند کر دیا جائیگا۔

وارسا کے ۳۰ روسی ساہوکاروں نے جرمنی کے پرامیسری نوٹوں کے لینے سے انکار کر دیا تھا۔ اسپر اُنہیں گرفتار کر کے جرمنی میں نظر بندی کے کیمپوں میں بھیجدیا گیا۔

فرانسیسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ جرمنی کے پاس اس وقت تیس لاکھ سے زیادہ مسلح سپاہی موجود ہیں لیکن سامان حرب کی کمی ہے۔

روسی آئندہ موسم بہار کے لئے اور بیس لاکھ فوج تیار کر رہے ہیں۔

روسی وزیر خارجہ نے لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ جب تک روسی سرزمین پر دشمن کا ایک بھی سپاہی موجود ہے۔ وہ کبھی صلح نہیں کریگا۔

گلیشیہ میں آسٹروی فوجوں نے روسیوں کو رومانیا کی سرحد سے پیچھے ہٹانے کیلئے متعدد خونریز حملے کئے لیکن روسیوں نے اُنہیں سخت نقصان کیساتھ پسپا کیا۔

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر خندقوں کی لڑائی جاری ہے۔ اطالوی فوجیں آسٹروی خندقیں اور مورچے فتح کر رہی ہیں۔

اٹلی کے تمام کارخانے سامان حرب کے بنانے میں مصروف ہیں۔

جاپان نے بھی اپنے تمام کارخانوں کو اتحادیوں کے لئے سامان حرب تیار کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

مغربی میدان جنگ میں اس ہفتہ شدت کی گولہ باری ہوتی رہی لیکن کسی فریق نے...... پیش قدمی نہیں کی۔

بلجیمی فوج کی حالت اب بہت اچھی ہے اُس کے پاس سامان حرب کافی پہنچ گیا ہے۔

روسی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے کوہ قاف میں ترکوں کو شکست دیکر پانچہزار دوسو تیرہ ترک گرفتار کئے

انگلستان میں لازمی فوجی خدمت کے سوال پر غور ہو رہا ہے۔

ہز ہائی نس نواب صاحب بہاولپور کوہ مری میں بعارضہ سنگ رہیما رہیں۔

۵ ستمبر کی صبح کو امرتسر میں قدرے بارش ہوئی۔

(۸۸۴)

AsliAhleSunnet.com

نہایت مفید کتابیں سستے داموں پر

تربیت اولاد۔ تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث اور بچوں کی جسمانی اخلاقی اور روحانی غور و پرداخت کی سہل اور کارآمد ترکیبیں۔ قابل قدر کتاب ہے قیمت علاوہ محصول - - - - - - - - ۱۲/

تقلید اور عمل بالحدیث۔ اس میں سات تذکرے ہیں:۔ (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ کا حال (۲) مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور رائج کا سبب (۳) ان چاروں مذہبوں کی پابندی کامل طرح سے کب ہوئی (۴) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۵) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۶) تقلید اور عمل بالحدیث پر مقلد اور غیر مقلد کا مباحثہ (۷) قول فیصل بر نسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے مصنفہ نواب محسن الملک بہادر مرحوم قیمت علاوہ محصول ۸/

تحفۃ النساء فیملی ڈاکٹر۔ ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف۔ اپنے بیش بہا فوائد و محاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحبہ لفٹنٹ گورنر پنجاب کی منظور و مقبول شدہ۔ اسمیں عورتوں کے جملہ امراض و تغیرات۔ شکایات حیض و نفاس حمل۔ اسقاط۔ اٹھرا وغیرہ کے عوارضات۔ بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے اسباب علاج و علامات مع علاج و مفید ہدایات ضروری نقشہ جات۔ مجرب نسخہ جات و تراکیب بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ اسکا ہر گھر میں ہونا نہایت مفید و کارآمد ہے علاوہ محصول عہ

کریم اللغات جدید۔ نئی طرز۔ سرکاری تقطیع۔ بہت سے الفاظ اضافہ کرکے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں۔ اردو دان کیلئے نہایت مفید۔ جس لفظ کے معنے دیکھنا چاہو فوراً نکال لو۔ ترجمہ عام فہم قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف - - - - - - ۶/

عذر شکوہ۔ پروفیسر ڈاکٹر اقبال کے شکوے کا قابل قدر جواب پیر عبدالعزیز کا نوشتہ۔ قیمت - - - - - - - - ۲/

ارمغان عید۔ یعنی گزشتہ اور موجودہ شاعران نامدار و ناثران ذی وقار کے مضامین نظم و نثر کا قابل دید مجموعہ مرتبہ ایڈیٹر وکیل۔ ۴/

علم طب کا نچوڑ۔ طب اور ڈاکٹری کے بہت سے پیچیدہ اور جزئی کے مسائل اور تجربات درج ہیں (الطرز جدید) - - - - - - ۵/

جیبی حمائل شریف مترجم۔ یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط۔ ترجمہ شاہ رفیع الدین۔ جلد چرمی خوشنما۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی حنا شدہ۔ ہدیہ - - - - - - - - ۱۲/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

مومیائی ۱۲/ ۵۲ع

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ ومہ دکھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے کمر کی درد کو دو چار دن میں موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ پختہ ۱۲ پے۔ پاؤ پختہ سے مع محصولڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ ۔

تازہ شہادات

میاں بقراعیدی شاہ صاحب مؤذن لکھتے ہیں:۔

آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے۔ مہربانی کرکے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی بواپسی ڈاک بہت جلدی روانہ فرمادیں (۵ جولائی ۱۵ء)

ابو الله بداء داؤ و حسن محمد ٹانڈہ سے لکھتے ہیں:۔

معظم بندہ تسلیم! قبل ازیں بنام حافظ عبد الغنی سوداگر و حاجی عبد الغنی خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈی آں جناب کی مومیائی منگائی جس سے بعون اللہ تعالیٰ بڑے ریضوں کو صحت ہوئی لہذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک بنام ہیچدان بذریعہ وی پی بہت جلد ارسال فرمادیں والسلام (۱۳ جولائی ۱۵ء)

حکیم محمد اسحٰق صاحب کیو نجر گڈھ سے لکھتے ہیں۔ جناب من تسلیم۔ مزاج شریف قبل ازیں میں چند بار مومیائی آپ کے ہاں سے منگا چکا ہوں واقعی نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے آج ایک ڈبیہ اور بذریعہ ڈاک روانہ فرمائیں (۳۱ جولائی)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

اصل ادب ... علمائے فرنگ ... اعلام کی تائید میں علمائے ...

AsliAhleSunnet.com

356 عہد

حضور سرور کائنات علیہ السلام کے ارشادات

... ہر مسلمان کو معلوم ہونا چاہیئے قرآن پاک کے بعد حدیث کی سات کتابیں ہیں جو صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں قرآن مجید و فرقان حمید ... حدیث ... اردو زبان میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ ہو گیا اور ترجمہ بھی ... سلیس ... اور بچے بھی باسانی سمجھ ... سکیں

بخاری شریف کامل ... پارے اردو اہل سنت کا عقیدہ ... کہ صحیح کتاب بعد کتاب اللہ بخاری شریف ہے دنیا اور دین کی کوئی بات باقی نہیں جسکے لیے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت نہ فرمائی ہو ہر مسلمان کے پاس یہ پاک کتاب ... [illegible] ... رعایتی ...

ترمذی شریف حدیث کی سات کتابوں میں سے یہ بھی ایک کتاب ہے ... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فراہم کی ہیں اور اب اردو زبان میں ہر شخص ان پاک حدیثوں سے مستفید ہو سکتا ہے قیمت ... رعایتی للعہ

مشکوٰۃ شریف حدیث کی مشہور کتاب ہے اور صحاح ستہ کی احادیث کا انتخاب ہے ... اور حضور سرور عالم ... کے ارشادات سے مالا مال ... قیمت ... روپے رعایتی تین روپیہ آٹھ آنے

اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف کی احادیث کو جن راویوں نے بیان کیا ... اس کتاب میں ان راویوں کے حالات ہیں نہایت بابرکت کتاب ہے ... رعایتی ۱۲

دارمی شریف اردو احادیث کا نادر مجموعہ ... صحیح بخاری سے بھی پہلے کی ... شاہ ولی اللہ صاحب ... کتاب ... قیمت ... رعایتی ...

احسن التفاسیر اردو مصنفہ مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی ... قرآن مجید کی ... تفسیر ... قیمت پندرہ روپے رعایتی ...

تفسیر موضح القرآن تفسیر مختصر اور جامع اردو زبان میں سب سے پہلے لکھی گئی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی نے لکھی ہے قیمت رعایتی تین روپیہ

خطبات التوحید حضرت مولانا ... مرحوم ... سالہ جمعہ عید کے لیے ... خطبے عام فہم ... دینی مسائل اور معلومات کا ... قیمت ... رعایتی ...

حسن المواعظ ... واعظ مولوی محمد ابراہیم نے ... ہر مسلمان مرد و عورت اس سے فائدہ اٹھا ...

دستور المتقی نماز روزہ حج زکوۃ وظائف کے مسائل ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے ... صحیح احادیث سے ... قیمت ۱۰

تلبیس ابلیس مترجم اردو مصنفہ علامہ جمال الدین عبد الرحمن بن علی جوزی ... مذاہب باطلہ کے رد میں عجیب کتاب ... قیمت رعایتی تین روپیہ آٹھ آنے

(تصانیف علامہ شبلی مرحوم) **الفاروق** حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی قیمت ... رعایتی ...

سیرۃ النعمان امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی ... رعایتی ۱۲

الغزالی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی لائف ... رعایتی ...

المامون مامون الرشید عباسی کی لائف ... رعایتی ۱۲

سیرۃ محمدیہ آنحضرت صلعم کی پیدائش سے وفات تک کے حالات قیمت ...

المشتہر سید عبد السلام مالک فاروقی پریس دہلی بازار ...

فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر

توحید تثلیث اور راہ نجات۔ اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث قابل دید ہے قیمت ۔ ۔ ۔ ۲ر

اسلام اور برٹش لا۔ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزی کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح و آسائش رعایا ہے ۔ ۔ ۴ر

رسوم اسلامیہ۔ رسوم قبیحہ کی تردید ۔ ۔ ۱ر

شادی بیوگان اور نیوگ ۔ ۔ ۔ ۱ر

صحیفہ محبوبیہ قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید ۔ ۔ ۳ر

حدوث دنیا۔ دنیا کی پیدائش کے متعلق آریوں سے مباحثہ اور آریوں کا رد ۔ ۔ ۱ر

شریعت و طریقت۔ ہر دو کا بیان ۔ ۱ر

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جوابات ... قابل دید رسالہ ۔ ۔ ۔

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال ... ۱ر

سوامی دیانند کا علم و عقل ۱ر

نماز اربعہ۔ اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ ۔ ۔ ۲ر

ثمرات تناسخ۔ تناسخ کے نتائج ۔ ۔ ۳ر

علم الفقہ۔ فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث ۔ ۔ ۲ر

سیرۃ البخاری۔ امام بخاری کی سوانح عمری قیمت ۔ ۔ عہ

کلمہ طیبہ۔ کلمہ شریف کے دونوں حصوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صحیح تفسیر ۔ ۱ر

اہلحدیث کا مذہب۔ فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان ۔ ۔ ۳ر

المشتہر منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اول دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

ہر اسم ... منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے ہاں البتہ اس کے اجزا سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے بیسیوں آدمی اسوقت تک بلا اشتہار دئیے صحت یاب ہو چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضروری ہوا۔ اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسیوقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے۔ یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا سڑ جانا ورم ہونا اور گندگی دہن کو دور کر کے منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید و مجرب ہے ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت منجن فی ڈبیہ ۲ر تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی (دیگر ... مفرد اور مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہیں

المشتہر خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کیگئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے

ملنے کا پتہ میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں ... پرنٹر کے اہتمام سے چھپا ... نے امرتسر سے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com